یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کو دن روز بازار پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار ہذا

قیمت اخبار و رسالہ قانونی معہ محصولڈاک .. .. عہ
قیمت صرف اخبار .. .. سے،
قیمت طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق .. ے،
قیمت صرف رسالہ قانونی . . . . للعہ

بغیر ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہوگا۔ اور چندہ ختم ہونے پر باضابطہ اطلاع کے بعد اخبار بند کر دیا جائیگا۔ نمونہ کا پرچہ ڈیڑھ آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے +

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت منفصل ہوگی۔ مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کیجاینگی۔ اعلی درجہ کے مضامین کا معاوضہ معقول دیا جائیگا +

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہئے۔ روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ سے بھیجا جاوے۔ ورنہ مطبع ذمہ دار نہوگا +

نصر من اللہ و فتح قریب

وکیل

THE. VAKIL. AMRITSAR

نمبر ۱۳ | امرتسر مورخہ ۲۸ جون ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۲۸ جون ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ

مسئلہ کریٹ اور ایک انگریز کی منصفانہ بحث

کریٹ کے مسلمانون پر عیسائیون کیطرف سے طرح طرح کے جور و ستم ہونے کے باوجود انگلستان کے اکثر اخبارات مین مسلمانونکو ہی ظالم اور عیسائی درندون کو مظلوم اور بیکس بتایا جا رہا ہے۔ اس خلاف بیانی سے برافروختہ ہوکر ایک منصف مزاج انگریز مسٹر ہنٹ نے جو انگلستان کا مشہور معتبر نامہ نگار ہے کریٹ کے عیسائیون کی وحشیانہ حرکات کے چشم دید حالات لندن کے نہایت ہی معتبر اور مستند ماہواری رسالہ نائنٹینتھ سینچری (انیسوین صدی) بابت ماہ مئی ۱۸۹۷ء مین شایع کر کے انگریزی اخبارات کے جھوٹے نامہ نگارون اور متعصب مدبرین اور مفسدہ پرداز پادریون کی غلط بیانیون کی پوست کندہ قلعی کھولدی ہے۔ صاحب موصوف نے اپنے آرٹیکل کا عنوان "بغاوت کریٹ کے متعلق امر واقع کا تھوڑا سا اظہار" رکھا ہے۔ ہم اس مضمون کا ترجمہ بدین خیال ویدینا مناسب سمجھتے ہین کہ ایک تو خود ہندوستان مین بعض لوگون کی طبیعتون کو مسلمانان کریٹ کی دردناک بیکسی اور درماندگی کی روایتون کی نسبت جو مبالغہ آمیز ہونیکا شبہہ ہے وہ ایک انگریز کی تحریر پڑھکر رفع ہو جائیگا۔ دوسرے شاید اون لوگونکو جو بفحوای ؎ مارا جہان خوشتر ازین یکدم نیست اپنی لذت و ثروت مین سرمست انسانی قومی اور برادرانہ حقوق و فرائض کی تعمیل سے غافل بیٹھے ہین۔ ایک غیر قوم کے آدمی کی زبانی اپنے مذہبی بھائیون کی عاجزی و بیکسی کے حالات سنکر اونکی دستگیری کرنیکا کچھ خیال پیدا ہو جائے۔ لیکن اگر اب بھی اون کو ذاتی تن پروری اور عیش پرستی یا خود غرضانہ چالون نے اسطرف متوجہ ہونے دیا تو مجبوراً یہ کہنا پڑیگا کہ اگر اسلام کی مقدس جماعت اور ہندوستان کی پاک سرزمین ایسے غافلون کے وجود سے خالی ہوتی تو بہت اچھا ہوتا کہ ہمدردان قوم و ملت کو تاسف پر تاسف اور رنج پر رنج نہ اٹھانا پڑتا۔

مسٹر ہنٹ نے اصلی واقعات کے منکشف اور عیسائی باغیون اور اونکے معاونونکی سیہ کاریون اور مغویانہ کارروائیون کو واضح کرنے مین حتی الامکان کوئی کوتاہی نہین کی۔ مگر پورے بارہ صفحے ٹائپ کے لکھ چکنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ قومی تعصب اور خویش پروری اس نیک بخت پر بھی مستولی ہو گئی۔ اپنے مضمون کے خاتمہ پر آخری چار پانچ سطرون مین وہ ایک ایسی تجویز پیش کرتا ہے جسنے صاف ظاہر کر دیا ہے کہ مسلمان غیر قوم کے منصف مزاج سے منصف مزاج اور نہایت ایماندار شخص سے بھی پورے انصاف اور حق پژوہی کی توقع نہین رکھ سکتے۔ قوم پروری اور حب الوطنی ایسے شخص کو بھی مسلمانون کا معاملہ درپیش آنے پر کچھ دیر کیلئے جادۂ مستقیم سے ہٹا دیتی ہے۔ مسلمانونسے یہ تو ابھی توقع نہین ہو سکتی کہ وہ عیسائیون سے سبق حاصل کر کے اونکے ساتھ بھی اسی طرح کا معاملہ کرنا سیکھ جائین۔ لیکن اسمین کوئی شک نہین رہگیا کہ اگر وہ اپنے وجود کو قایم رکھنا چاہتے ہین تو اونکو دوسرون کی منصفانہ برتاؤ۔ ایمانداری اور صفت حق پژوہی پر بھروسہ کرنے کے بجائے خود اپنی ہی ہمت و طاقت اور اتفاق و اخوت پر تکیہ کرنا لازمی ہے۔ صاحب موصوف کا مضمون حسب ذیل ہے:-

پچھلے دنون انگریزی اخبارات اور رسالون مین مسئلہ کریٹ کے متعلق تقریرون۔ مضامین۔ اور خطوط کی بھرمار ہو رہی ہے۔ عوام نے ناراضگی کے اظہار کیلئے عام جلسے کر کے ٹرکی کے جور و ظلم اور یورپ کی ناقابلیت پر نہایت ہی سخت الفاظ مین لعن طعن کیا ہے۔ نن کنفرمسٹ (وہ عیسائی جو کلیسائی انگلستان کے پابند نہین یہ لوگ انگلستان کی آبادی کے نصف حصہ سے زیادہ ہین۔) اور انگریزی چرچون کے پادریوں نے جن کی بڑی دلیل یہ ہے کہ عیسائی ہونیکی حیثیت سے دیگر عیسائیون کی امداد اور اونسے ہمدردی کرنا خواہ اونکی پولیٹیکل اغراض و مقاصد کی نوعیت کچھ ہی ہو ہمپر فرض عین ہے اس مسئلہ کو مذہبی رنگ پہنا دیا ہے۔

ان پرجوش تقریرون اور تحریرونکی جب بخوبی چھان بین کیجاوے تو ظاہر ہو جاتا ہے کہ وہ کسیقدر تو محض بادی النظری قیاسات پر مبنی ہین اور نیز نامہ نگارون کے پیغامات تاربرقی پر۔ اگر کریٹ سے چند گمنام شخصون نے اس مضمون کا پیغام بھیجا کہ مسلمانون نے فلان گرجا کو بھرشٹ کر دیا ہے۔ یا انگریزی جہاز کے گولہ سے اسقدر

اصول عامہ [illegible]
اصول یعنی [illegible]
[illegible]
پروفیسر [illegible]
[illegible]
شیخ [illegible] علی [illegible]
مسٹر [illegible]
[illegible]

باغی مارے گئے ہین تو اوہر فوراً پادریون نے شہیدون کیلیے دعاے خاص عاید کرنیکا وقت مقرر کر دیا - یا کسی جنونی اپنی پولٹیکل جماعت سے علیحدہ ہونیکا مصمم ارادہ کر لیا - یورپ کے بعض سربرآوردہ اخبارات کے ناظرین بیشک حیران ہوتی ہونگے کہ اونکے لیڈنگ آرٹیکلون مین تو کریٹی معاملات پر منصف مزاجی اور سلامت روی کیساتھ بحث ہورہی ہے اور انہی اخبارات مین دوسری جگہہ تار کے پیغام درج ہین - جو بالکل یکطرفہ ہین اور جن سے پایا جاتا ہے کہ اس معاملہ کا کوئی دوسرا پہلو ہوہی نہین سکتا چند دن گذرے ہین کہ مسٹر لیبوشیر نے اپنی طبعی تیزی فہم سے کام لیکر دارالعوام مین اس اختلاف پر بڑا زور دیا تہا کریٹ سے یونانی قونصلیون اور نامہ نگارون کے بجبر نکالے جانے پر سخت ناراضی پیدا ہو گئی تہی مگر جو لوگ یونانی اخبار نویسون کے رویہ سے واقف ہین اونپر اس کارروائی کی اشد ضرورت بخوبی واضح ہو گئی ہوگی - مشہور لاطینی قدیم شاعر جوی نل (جسکو قدیم زمانہ کا سودا سمجھنا چاہئے - نوے برس کی عمر مین ۱۲۸ء مین فوت ہوا) نے یونانیون کی راست بازی کا جو اندازہ لگایا تہا - وہ اسوقت بہی ویسا ہی درست ہے - جیساکہ اوسکے ہمعصر حواری (سینٹ پال یعنی پولوس) کا اندازہ کریٹیون کی نسبت - یورپین طاقتون کے قایم مقام (یعنی امیر البحر) کریٹ مین امن قایم کرنے کیلئے جو عمدہ سے عمدہ کوششین کرتے اونکو اکثر کو یہ تارین جو ازسرتاپا غلط بیانی اور مبالغہ کا مجموعہ ہوتی ہین بہت کچہہ کمزور کردیتی ہین یونانی اخبارون اور انسے بڑھکر ایتہنز کی تارون کو جو یونان مین بہ تعداد کثیر دہیلے دہیلے کو بکتی ہین سرسری نظر سے دیکھنے پر بیان مندرجہ بالا کی تصدیق ہوسکتی ہے - ہماری نیک نہاد قونصل متعینہ خانیا سر الفرڈ بلیوٹی اس بغاوت کے دوران مین ترکون اور باغیون دونو کیساتھ کامل انصاف سے کارروائی کرتے رہے ہین جسکی وجہ سے تمام یونانی جو کریٹ مین موجود ہین کرنیل واسوس سے لیکر ادنی ترین آدمی تک اونپر الزام لگاتے ہین کہ وہ برٹش گورنمنٹ کو عمداً غلط رپورٹین بہیجتے رہے ہین اور ترکونسے رشوت لیکر اونکے طرفدار ہو گئے ہین -

افسوس ہے کہ ان یونانی اخبار نویسون کے چلے جانے کے بعد بہی اون مراسلات کے حصہ کثیر مین جو کریٹ سے روانہ کیجاتی ہین - یکرخی اور طرفداری کی بو پائی جاتی ہے - یورپین اخبارون کے نامہ نگار قصبون مین رہتے ہین - سوائے معدودے چند مستثنیات کے وہ یونانی اور ترکی زبان بول نہین سکتے - ترکی حکام سے حالات معلوم کرنیکی بہت کم کوشش کرتے ہین - اور زیادہ تر عیسائیون کی تباہی ہوئی خبرون پر بہروسہ کرتے ہین - جنکی فطرتی دروغ بیانی اونکی جایدادون کی تباہی سے کچہہ کم نہین ہوگئی - نامہ نگار کریٹ مین جو ترجمان مقرر کرتے ہین وہ تقریباً عیسائی ہوتے ہین - پس یہ یقینی امر ہے کہ جہانتک ممکن ہو وہ کوئی امر باغیون کے برخلاف ظاہر نہین کرینگے - علاوہ برین کریٹ مین جو نامہ نگار ہین اونکا زیادہ حصہ پہلے ہی سے یونانیون کا طرفدار ہے - خانیا کی ایک مشہور تار بہیجنے کی ایجنسی ایک کریٹی عیسائی کے کامل اقتدار مین ہے جو ظاہر ہے کہ طبعی طور پر ہی طرفداران یونان کی جماعت کی اغراض و مقاصد کا پورا موید ہے - ایسے لوگونمین طرفداری کا وجود پایا جانا ایک فطری امر ہے - مگر یورپین نامہ نگارونکو راستی سے تجاوز کرکے ٹرکی اور دول یورپ کے مخالف تارین روانہ کرتے دیکھکر سخت تعجب ہوتا ہے - ایسے واقعات جنکے معلوم ہونے پر دنیا باغیون سے متنفر ہوجائے جان بوجھکر فروگذاشت کردیے جاتے ہین اور بعض اوقات فرضی سوانح کی خبر باوجودیکہ اندرون جزیرہ سے معتبر اطلاع اونکے برخلاف موصول ہوچکی ہو یورپ کو بذریعہ تار بہیجدیجاتی ہے - اسی طرح اگر کوئی عیسائی ایسی بات بتائے جسکی بنیاد پر ایک دردانگیز پیغام تار برقی گہڑا جاسکتا ہو تو ذاتی طور پر اوسکی تصدیق کرنیکی کوئی کوشش کرنے کے بغیر عیسائی کے بیان کو فوراً روانہ کردیا جاتا ہے -

مثال کے طور پر ترکی جور و ظلم - بدعہدی اور سیہ کاری کی اون داستانون کو لے لو جو اون حضرات کی تقریرونمین جو گورنمنٹ کے طریق عمل پر معترض ہوتے رہتے ہین - بافراط پائیجاتی ہین - دارالعوام اور دیگر مقامات مین کرنیل واسوس کے اس الزام پر بہت زور دیا گیا کہ ترکی حکام نے اپنے قول و قسم کی صریح خلاف ورزی کرکے قصبہ سلینو کے مہاجر مسلمانون کو دوبارا مسلح کر دیا ہے - یہ داستان بلاکسی تحقیقات یا تصدیق کے فی الفور یورپ مین مشتہر کیگئی - مگر بعد مین یورپین افسرون کی کمیشن نے اسکو بالکل بے بنیاد ثابت کرکے ترکی افسرونکو تمام الزامات سے جو اونپر لگائے گئے بالصراحت مبرا کر دیا - تہوڑا ہی عرصہ ہوا ہے - ایک غضب کا تار شایع ہوا کہ ترکون نے قصبہ کساموکستلی مین چند عیسائیون کے گہرون کو منہدم کر دیا ہے اور یورپین قریب کہڑے تماشا دیکھتے رہے - اصل حقیقت یہ ہے کہ ان مکانون کا گرایا جانا اشد ضروری تہا - کیونکہ باغی ان مکانات کی آڑ مین قلعہ کی دیوارونکو سرنگ سے اڑانیکی کوشش کر رہے تہے -

۲ - اپریل کو ایک کریٹی بشپ (بڑا پادری) صاحب مسیحی المذہب یورپ کے مہذب باشندونکو پاس اپیل کرتے ہوئے حسب ذیل تقریر فرماتے ہین :- "مقدس گرجون اور ظروف کی تاخت و تاراج معصوم عیسائی عورتون اور بچون کا کشت و خون - عیسائیون کی جایداد و املاک کی بے انتہا بربادی اور لوٹ مار جو ابتک بے لگام ترکی سپاہی اور عوام کر رہے ہین وہ ناگفتہ بہ ہے" - اس فقرہ مین اسقدر مبالغہ سے کام لیا گیا ہے کہ وہ فی الحقیقت اول سے آخر تک افتراؤن کا مجموعہ ہے - آؤ ہم تمکو وہ اصلی واقعات بتاتے ہین - جنکو ایماندار بشپ صاحب نے نہایت احتیاط کے ساتھ نظرانداز کر دیا ہے (اٹلی کے) امیر البحر کانی وارو نے کامل تفتیش کے بعد اچہی طرح سے ثابت کر دیا ہے کہ کینڈیا کے کیتہولک گرجہ کو ترکی سپاہیونکے لوٹ لینے اور خراب کرنیکی کہانی بالکل غلط ہے - ایک نامہ نگار نے تار دیا کہ خانیا کے قریب قصبہ الیاس کے گرجہ کو ترکون نے ناپاک کر دیا ہے - اوس بہادر نے اس روایت کی صدق و کذب کی خود کوئی تحقیقات نہ کی اور آخر مین وہ بہت مبالغہ آمیز پائی گئی - کینڈیا مین جب سب سے پرے یونانی گرجا کو دیکھنے گیا - اوس مین فقط ایک پادری باقی رہگیا تہا - باقی تمام نیک بخت پادری اپنی شامت اعمال سے ڈرکر سہمے عیسائیون کی طرح شہر سے دم دباکر بہاگ گئے ہوئے تہے - اس شہر مین ہزارون مسلمان مہاجرین پناہ گزین تہے - گرجہ کے پادری بہاگ چکے تہے وہ بالکل خالی پڑا تہا اور کوئی سپاہی اوسپر محافظ نہ تہا - اب خیال کرو کہ کسی اندہیری رات مین اسکو آگ لگا دینا کیسا آسان امر تہا - مگر عمارت کو ذرہ بہر نقصان نہین پہونچایا گیا - حتی کہ کہڑکیون کا ایک شیشہ تک بہی نہین توڑا گیا اب یہ عیسائی نیک بخت ہی بتائین کہ کینڈیا - خانیا اور ریتمو کے شہرونسے باہر مسلمانون کی کتنی مسجدین قایم و استادہ رہنے دیگئی ہین ؟ - ایک بہی نہین !!! - خیر یہ تو غیر مہذب کریٹی عیسائیون کی کرتوت ہے - آئرلینڈ کے صوبہ السٹر کے (جہان تقریباً تمام باشندے پروٹسٹنٹ مذہب رکھتے ہین - اور اعلی درجہ کے مہذب ہین - آئرلینڈ کے باقی تین صوبون مین زیادہ کیتہولک آبادی ہے) کسی موضع مین اگر رومن کیتہولک گرجہ کے معتقدین اوسے خالی چہوڑ جائین تو بتاؤ اوسکے کواڑ اور کہڑکیان کتنی مدت صحیح سالم رہنے پائینگی ؟ - یہ کہنا کہ عیسائی عورتون اور بچونکو بے لگام ترک قتل کر رہے ہین محض مجذوبانہ بکواس ہے - اس قسم کی کوئی حرکت ترکونسے سرزد نہین ہوئی - مین پچہلے دنون کینڈیا گیا تو تین عیسائیون نے مجہکو اطلاع دی کہ باشی بزوقونکی ایک جماعت موضع ایلیا پر دہاوا کرکے ابہی واپس آئی ہے اور وہ عیسائیون کے سر اپنے ساتھ لائی ہے مینے ان سرونکے لیے کونہ کونہ شہر کا چہان مارا - پر وہ کہین نہ ملے - اور آخرکار مخبرین پر جرح کے سوالات کرنے سے واضح ہوگیا کہ اونکی روایت خالصتاً من گہڑت تہی - باقی رہی لوٹ مار سو کسی عیسائی کے مکان کو جو قصبہ کے باہر ہو لوٹنا اوسی قدر فایدہ بخش ہے کہ لکڑیون کے جل گئے ہوئے ڈہیر کو لوٹنا - عیسائی اگر اپنے مکانون مین خاک بہی باقی چہوڑ کر اندرونی مقامات جزیرہ کو بہاگ گئے ہون تو ترکون نے انہین سے لوٹنا کیا تہا - مینے ان مکانون کی سوختہ ملبہ مین گاہ بگاہ چند مردون اور عورتون کو خاک چہانتے دیکھا ہے - جس سے اونکو لوہے کی پرانی میخون اور کیل کانٹونکے سوا اور کچہہ نہین ملتا - شہرون مین عیسائیون کے جو مکان کہڑے رہگئے ہین

اب اونکی کماحقہ حفاظت یورپین افواج کی پٹرول کرتے ہین - کیونکہ پولیس کے فرائض ان نوجوان کو تفویض کردئے گئے ہین - لیکن اس سے یہ قیاس نکر لیا جائے کہ یورپین فوجونکی آنے سے پہلے ترک اون مکانونکو لوٹتے رہتے تھے - انگریزی فوج کی داخلہ سے پہلے مین کینڈیا مین دو راتین مقیم رہا - جس کی نسبت عیسائیون نے مشہور کر رکھا تھا کہ مسلمان ہر رات عیسائیون کی خالی مکانات کو لوٹا کرتے ہین مگر مینے اس تاخت و تاراج کی کوئی علامت نہ پائی گو مین گھنٹون گلیون مین پھرتا رہتا تھا - عیسائیون کو بھاگ جانیکے لیے کافی وقت مل گیا تھا - اور وہ کوئی قیمتی چیز پیچھے نہ چھوڑ گئے - شہر ہزارون مسلمان مہاجرین سے بھرا پڑا ہے - جو مال متاع سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر صرف اپنی جانین عیسائیونسی بچاکر جنہون نے اون کی گھرونکو خاک سیاہ اور اونکی اعزہ و اقربا کو بکریونکی طرح ذبح کر ڈالا ہے بھاگ آئے ہین - یہ بدقسمت مہاجرین ہر وقت فاقہ کشی کے کنارہ پر رہتے ہین - گورنمنٹ کے لئے اتنے ہزار بہوکون کیواسطے کھانا بہم پہونچانا ناممکن ہے - ۱۸ - مارچ تک ان لوگوں کو جو مقدار غذا کی ملی ہے وہ فی کس تین پاؤ ہے - (مسٹر بنیٹ نے اس اندازہ مین غالباً سخت غلطی کھائی ہے - ہم وکیل مین وقتاً فوقتاً ترکی مہاجرین کی امداد کے لئے کئی ہزار بوری آٹا پہونچنے کی خبر درج کرتے رہے ہین مگر پھر بھی ظاہر ہے - کہ ان بیچارونکی حالت واقعی بہت قابل رحم ہوگی - کیونکہ جب برٹش گورنمنٹ جیسی متمول حکومت چند لاکھ فاقہ کشونکو مفت کھانا نہین دے سکتی - اور اوسے مجبوراً چندہ کی درخواست کرنی پڑی تو ٹرکی کئی لاکھ خانمان برباد کردگان کو دو وقت کب شکم سیر کر سکتی ہے - اڈیٹر) یہ فاقہ کش اگر کبھی کبھار عیسائیون کے خالی شدہ گھرونسے کوئی بالکل بے قیمت اور ناکارہ سی چیز اٹھالین تو بتاؤ یہ کونسی اچنبھے کی بات ہوگی یا اسکو کون تاخت و تاراج لقب کریگا - باغیون نے جیسا کہ خود اونکے ایک گروہ نے مجھے بیان کیا عرصہ دراز سے مسلمانون کی کوئی جائداد کسی قسم کی بھی باقی نہ چھوڑنے کا مصمم ارادہ ٹھان لیا ہوا ہے - اور جزیرہ کے اندرون مین سرسری طور پر گذرنے سے معلوم ہو سکتا ہے - کہ اونہون نے اپنے ارادہ کی کیسی کامل تعمیل کردی ہے -

دار العلوم مین مسٹر ڈلن (یہ شخص آئرش جماعت کا سرغنہ اور ریڈیکل ممبر ہے اڈیٹر) اور دیگر اشخاص باشی بزوقون کو (جنکو غلطی سے عموماً ترکی باقاعدہ سپاہیونسی ممیز نہین کیا جاتا یعنی انکو بھی نظام فوج کے سپاہی سمجھا جاتا ہے) خونخوار بدمعاش بتاتے ہین - اور کہتے ہین کہ کشت و خون اور لوٹ مار کے لئے یہ ہر وقت قصبون سے باہر نکلکر دھاوے کرتے رہتے ہین - لیکن امر واقع یہ ہے کہ ترکی نگرانی کی چوکیون (جو قصبون کے باہر ہین) اور باغیون کی لینون کے درمیان جو قصبات کے گرد محاصرہ کئے پڑے ہین کوئی چیز موجود نہین جسکو باشی بزوق لوٹ سکین اور نہ کوئی انسان پایا جاتا ہے جسے وہ قتل کرین - یہ بالکل درست ہے کہ یہ ترکی بیقاعدہ سپاہی بعض اوقات شہر سے باہر نکل کر اوسکے مضافات مین ایک آدہ زیتون کا درخت جو عیسائی کی ملکیت ہو جلا دیتے ہین یا ایندہن کے لئے اوسے کاٹ لیتے ہین - مگر ایسے واقعات بہت شاذ و نادر ہوتے ہین مین کئی دفعہ ترکی چوکیونسے پرے تک گیا ہون اور ذاتی مشاہدہ سے یہ امر بیان کر رہا ہون - اسکے ساتھ ہی یہ کبھی فراموش نہ کرنا چاہئے کہ مسلمان آبادی کی حصہ کثیر کی فصلین اور انگورون کی باغ اسوقت اونکی دشمنون (عیسائیون) کے قبضہ مین ہین - باقی رہا بندوقون کی باڑ مین چلانا - اسبارہ مین ہمیشہ ابتدا عیسائیون کی طرف سے ہوتی ہے - وہ ہر وقت ترکون پر آتشباری کرتے رہتے ہین - مگر ترک شاذ و نادر جواب دیتے ہین - کیونکہ ایک تو طاقتون نے اونسے درخواست کر رکھی ہے کہ حتی الامکان وہ آتشباری سے پرہیز کرتے رہین - دوسرے کریٹی چٹانون کی اوٹ مین بیٹھکر جس ترک کو دیکھتے ہین اوسپر بندوق داغ دیتے ہین اور خود ایسے محفوظ ہوتے ہین کہ اونکو گولی کا لگنا قریباً ناممکن ہوتا ہے -

قصبہ سیروکوری مین مسٹر ملٹن پرائیر - مین اور ایک ترکی افسر ایک مکان کی چھت پر چڑھے تو فوراً ہی تین گولیان ہمارے سرون پر سے سرراتی ہوئی گذر گئین - جنکو باغیون نے مقابل کی پہاڑی کی چوٹی سے سر کیا - باشی بزوقون نے باغیون اور یورپینون کی ایک جماعت پر جو صلح کی سفید جھنڈے کی پناہ مین جا رہی تھی - بندوقین چلائی تھین - اسپر مسٹر لیبوشیر (مالک و اڈیٹر اخبار ٹروتھ) نے پارلیمنٹ مین وہ اودہم مچایا تھا کہ الامان - مین ان باشی بزوقون کیطرف سے کوئی وکالت تو نہین کرتا - مگر اپنے ذاتی تجربہ سے اسقدر جانتا ہون کہ سفید جھنڈا عیسائی بندوقچیون کی گولیون سے مطلقاً کوئی حفاظت نہین کر سکتا -

پچھلے دنون مین جتنے واقعہ ہوئے ہین تقریباً اون سب مین باغیون نے ابتدا کی - چند ہفتے گذرے ہین اونہون نے آسٹریا کے جنگی جہاز سیبنیکو پر جان بوجھکر بندوقین چلائین اور چالیس سے زیادہ گولیان جہاز کو لگین - مین کشتی پر سوار ہوکر مقام روہتیا کو جہان یہ واقعہ گذرا گیا اور عیسائی سرغنون سے دریافت کیا - اونہون نے یہ اشتعال دلانیوالی حرکت کیون کی؟ جواب ملا کہ ہمنے جہاز سیبنیکو کو ترکی کروزر سمجھا تھا یہ اونکا بیہودہ جھوٹ ہے - وہ ترکی نشان کو بخوبی جانتے ہین اور آسٹریا کا نشان جہاز پر صاف دکھائی دے رہا تھا - مقامات ملاکسا - کیرالیدی - عزیزالدین اور کساموکستلی پر جسقدر حملے ہوئے ہین - وہ سب عیسائیون نے بلا وجہ اور خود بخود کئے - امیر البحرون نے باغیونکو اطلاع دی کہ مقام ملاکسا کے اردگرد جو ترکی گڑھیان ہین وہان باغی ضرور رسد پہنچ جانے دین اسکی تعمیل یہ ہوئی کہ کرنیل واسوس نے اطلاع ملتے ہی تین میدانی توپین علی کیانو سے کونطوپولو بھیجدین تاکہ دوسرے دن ملاکسا پر حملہ کرنیکے لئے تیار رہین کئی نامہ نگارون نے بڑھکر و فرسی باغیونکیطرفسے یہ معذرت پیش کیا ہے کہ اونکو امیر البحرون کے مشترکہ مراسلہ کے مضمون سے آگاہی نہین ہوئی تھی - یہ محض غلطی ہے - باغیون کے کم از کم تین سرغنون معاذی کلوجہ لیس اور ماوسی کو پورا علم تھا - کیونکہ جسوقت توپخانہ پہونچا مین اونکے پاس تھا - اور اونہون نے مجھکو اوسکی اچانک موجودگی کی وجہ بتادی تھی - اگر بفرض محال عیسائی باغیون کے سپاہیون اور دیگر اشخاص کو امیر البحرون کے مراسلہ کا علم نہوا - تو اسکی ذمہ داری کرنیل واسوس اور سرغنہ باغیون پر ہے - ملاکسا کی لڑائی سے دوسرے دن کیرالیدی پر حملہ کرنیکی تجویز تھی - مگر صبح کے تین بجے بمقام کونطوپولو ہمین یہ خبر سنا کر بیدار کیا گیا کہ ترکی سپاہی گڑھی کو چھوڑ گئے ہین - قلعہ عزیزالدین اور کساموکستلی پر اس کے بعد باغیون نے حملے کئے -

یورپین امیر البحر نہائت ہی سخت مشکل مین گرفتار ہین - وہ تاتصفیہ مسئلہ کریٹ امن قائم رکھنے کی مشترکہ کام پر مامور کئے گئے - مگر جس کام کو وہ اپنی اپنی گورنمنٹون کی غیر مستقل مزاجی اور باہمی رشک و حسد کی وجہ سے باحسن وجوہ پورا نہین کر سکتے - تاہم کوئی منصف مزاج باشندہ کریٹ انکار نہین کر سکتا کہ یورپین بیڑون کے کمانڈر نہائت احتیاط اور اعتدال سے کارفرما ہوتے رہے ہین - اسپر بھی یورپین نامہ نگار اونکو برابر ناقابل افسر پکارتے رہتے ہین اور اونپر الزام لگاتے ہین کہ وہ عیسائیونپر بلا وجہ گولہ باری کرتے ہین اور باغیون کے ساتھ کبھی کامیابی سے مصالحت کی گفتگو نہین کر سکتے - کیونکہ یہ کام صرف قونصلون کا ہے - جنکو خواہ مخواہ وہ اپنے ہاتھ مین لئے ہوئے ہین - لیکن جس شخص کی آنکھون کو تعصب نے اندھا کر دیا ہو وہ کینڈالون کی سڑک پر باغیونپر گولہ باری کئے جانے پر کبھی حرف نہین رکھ سکتا جنگی جہاز سے فقط ایک ہی گولہ چلایا گیا - اور لی مٹ فورڈ رائفلون کی باڑہ ماری گئی تھی جس سے اون بدمعاشون مین سے جو بیپناہ اور بیکس مسلمان مہاجرین اور اونکے محافظ سپاہیون پر چھپے پڑتے تھے پندرہ ہلاک ہوئے - اگر ایسا نہ کیا جاتا تو یہ بدبخت سینکڑون بیگناہ مسلمانون کا خون کر ڈالتے - دوسری گولہ باری باغیون پر بمقام خانیا کی گئی تھی - شہر کو ان چشمون سے پانی بہم پہونچتا ہے جو فصیل سے باہر بیرونی مورچون کے احاطہ مین واقع ہین - باغی ان مورچونپر قابض ہونا چاہتے تھے - قابلترین جنگی و بحری اہلکارون نے صاف کہدیا کہ اگر باغی قابض ہوگئے تو شہر پیاسہ مر جائیگا - چنانچہ امیر البحرون نے باغیونکو متنبہ کر دیا کہ شہر کی بیرونی مورچون پر اونکو حملہ آور نہین ہونے دیا جائیگا -

ایسا کر چکنے کے بعد یہ کسطرح سے ممکن تہا کہ وہ باغیون کے ہاتھون شہر کی سلامتی کو معرض خطر مین پڑنے دیتے وہ بیرونی قلعون اور مورچون کی سپاہیون کی سلامتی کو اخلاقاً ذمہ دار ہو چکے ہتے - باین ہمہ بمقام ملاکسا باغیون پر گولہ باری کئے جانے پر بڑی سختی سے نکتہ چینی کیگئی ہے - ایک سربرآوردہ انگریزی اخبار مین تار شایع ہوا کہ بادی الرائے مین ہی یورپین جہازون کی اچانک گولہ باری کی مطلقاً کوئی وجہ نہ سمجہہ سکی" - لیکن مین اوپر بتا چکا ہون کہ کرنیل واسوس نے مشترکہ مراسلہ کا جواب قلعہ مذکور پر حملہ کرنیکی صورت مین دیا - جس مراسلہ کا مضمون باغی سرغنون کو بخوبی معلوم تہا - کیونکہ لڑائی سے ماقبل کی رات جب مین اونکے ساتہ کہانا کہا رہا تہا تو اون مین سے ایک نے مجہہ سے کہا " ہم سنتے ہین کہ کل ہمکو تمہارے چند گولے دیکہنے پڑینگے" - اس گولہ باری کا مدعا عیسائیونکو قتل کرانا نہ تہا بلکہ اونپر صرف یہ واضح کر دینا تہا کہ اونکو قلعہ ملاکسا پر قابض نہین ہونے دیا جائیگا - اس لئے پہٹنے والے اور خاردار گولونکی بجاے جو باغیون مین تباہی برپا کر دیتے فقط معمولی گولے چلائے گئے - اور کل معرکہ مین جو ساڑہے پانچ بجے صبح سے چار بجے شام تک گرم رہا اور جسمین یورپین جہازون نے صرف ۱۰ منٹ گولہ باری کی عیسائیون کے زیادہ سے زیادہ تین آدمی ہلاک ہوئے -

یونانیون کے طرفدارون کی تقریرون مین جنسے ہمارے اخبار اور رسالے لبریز ہو رہے ہین - اسبات پر بڑا زور دیا گیا ہے کہ باغیون کو فاقہ مارنیکی کوشش ہو رہی ہے - پارلیمنٹ مین گورنمنٹ پر الزام لگایا گیا کہ وہ اب باغیون کو بہوکا مار کر مطیع کرنیکی غرض سے بحری محاصرہ کر رہی ہے - اسیطرح تہوڑا عرصہ ہوا لندن کے ایک عام جلسہ مین ایک مشہور ممبر پارلیمنٹ نے بیان کیا - کہ لارڈ سالسبری کا ایسا کرنا انسانیت پر ایک سخت نفرت انگیز حملہ ہے - یہی واویلا کریٹ والے محاصرہ پر کر رہے ہین - الغرض اس مفروضہ فاقہ دہی کو دول کے طریق عمل کے مخالف خفگی آمیز تقریرون اور تحریرون مین سخت کراہیت انگیز اصرار سے استعمال کیا گیا ہے - مگر امر واقع یہ ہے کہ عیسائیون مین کسی جگہہ بہی فاقہ کشی نہین پائی جاتی نہ غالباً آئندہ پائی جائیگی - جزیرہ کے اندر جسطرف جاؤ سامان خوراک بافراط موجود پاؤ گے - گوشت - بسکٹ - ترکاری - پہل اور شراب ہر جگہہ بکثرت اور گندمی روٹی کا کافی ذخیرہ موجود ہے - کونطوپولو - علی کیانو - اور تمام دیگر مقامات مین جہان یونانی یا باغی جمع ہین - شرابخانے اور نانبائیون کی دوکانین خوب رونق پر ہین - علی کیانو مین میرے اور میرے چار دوستون کے کہانے پر جسمین اعلیٰ قسم کا گوشت - شراب اور میوہ جات موجود تہے - چار فرنیک سے کچہہ زیادہ (عا) خرچ آئے - وہ وہ پر یہان کچہہ خرچ ہی نہین آتا - اور بڑا مرغ فرنیک سے کچہہ زیادہ پر مل جاتا ہے - بہائی ایسا قحط تو کل یورپ مین ہو!!! علاوہ برین ان نیک بختون نے مسلمانون کی گہرون کو تو بڑی باقاعدگی سے لوٹا اور جلایا - مگر اونکی فصلون اور انگورستانون کو آیندہ کے استعمال کے لئے بڑی احتیاط سے محفوظ رکہا - باغیون کا خود اپنا بیان ہے کہ اگر محاصرہ ایسا کامل اور سخت ہو کہ باہر سے کوئی چیز نہ آنے پائے تو بہی ہم دو برس کے لئے کافی سامان خوراک رکہتے ہین - لیکن وسط کریٹ جیسے جزیرہ کا محاصرہ ایسا مشکل ہے کہ لاکہہ نگرانی کرو پہونچنے والے ہر وقت پہونچتے رہین گے - چند ہفتون کی بات ہے کہ جنوبی ساحل پر پانسو والنٹیر ایک سو دس صندوق کارتوسون کے - اور بسکٹون - مٹرون اور آلوؤن کے سو بورے کامیابی کے ساتہ اتار دئے گئے - اور ۲۷ - مارچ کو بسکٹون کے پچاس بانچہر خانہ سے چہہ سات میل کی اندر علی کیانو کے قریب خشکی پر اوتار دئے گئے -

قصہ مختصر یونانیون کی پرجوش حمایتون کی یہ خوفناک کہانیان کہ کریٹ کو عیسائی دول یورپ کے جور و ظلم سے فاقہ کشی کی حد تک پہونچ گئی ہین عجب مضحکہ خیز اور ساتہ ہی نقصان رسان بہی ہین - بفرض محال کریٹ کے اندرونی حصہ مین اگر گرانی موجود بہی ہو تو اسکے ذمہ وار کرنیل واسوس اور یونانی گورنمنٹ ہوگی جبتک کہ دول جزیرہ کو خالی کئے جانیکا مطالبہ کرتی رہین وہ کسی طرح بہی سامان جنگ کو عمداً جزیرہ مین داخل نہین ہونے دے سکتین - اسمین کلام نہین بحری محاصرہ باغی اور یونانی دونون کو ناگوار ہے - مگر اس سے انکو فقط خیالی تکالیف پہونچتی ہین نہ کہ واقعی جسمانی - جہان تک مجہے علم ہے - علی کیانو کے کیمپ مین سامان آسائش و آرام اور ضروریات کی کوئی چیز ایسی نہین جو موجود نہو - ڈاک کا انتظام البتہ وہ بصورت موجودہ یونان کے ساتہ ٹہیک اور باقاعدہ نہین رکہہ سکتے تاہم کرنیل واسوس برقی آئینون کے ذریعہ سے براہ جزیرہ سیریگو ایتہنز سے باسانی خط و کتابت کر سکتا ہے -

اگلے دن کی بات ہے کہ مین نے ایک نامور اخبار مین یہ تار جو اوسی علی کیانو سے بہیجی گئی تہی بڑے تعجب کے ساتہ پڑہی کہ " محاصرہ کی وجہ سے باغی مجروحین ڈاکٹری سامان اور ادویات سے بہی محروم ہین - اور ان بیچارون کو بہی صحت یابی کی وقت اور طبیعت پر چہوڑنی پڑتی ہے" - حالانکہ خود ایک یونانی فوجی ڈاکٹر نے مجہسے ذکر کیا کہ علی کیانو کے ہسپتال مین آلات جراحی اور دیگر تمام سامان ہر قسم کا مکمل موجود ہے - امر حق یہ ہے کہ جو لوگ گرانی غلہ سے مصیبتین برداشت کر رہے ہین اور جو حکام سے مدد نہ ملنے کی صورت مین عنقریب فاقہ کشی کی نوبت تک پہونچ جائینگے وہ یونانی اور عیسائی نہین ہین - بلکہ وہ مسلمان مہاجرین ہین جو اپنے تباہ شدہ گہرونسے شہرون مین بہاگ آئے ہین - ابتک ترکی حکام ان بدبخت پناہگزینون کی تا مقدور دستگیری کرتے رہے ہین - مگر اونکا بیان ہے کہ ہم انکو برابر کہانا نہین دے سکتے - کیونکہ اسغرض کے لئے ہمارے پاس کوئی روپیہ نہین ہے - اے مسلمانان ہند مظلومان کریٹ کی مفلوک الحالی کی کیا تم کوئی اس سے بہی بڑہکر تصدیق چاہتے ہو - (اڈیٹر) کیا اچہا ہو اگر اوس ہمدردی کا جو ان نیک بخت عیسائیون کی خیالی مصائب پر ضایع کی جا رہی ہے - کچہہ تہوڑا سا بہی حصہ نامراد و ناشاد مسلمانان کریٹ کی طرف منعطف کر دیا جاوے - جو اپنا کل خان و مان برباد اور ...... کل اثاثہ غارت کرا چکے ہین اور ہر روز فاقہ کشی کی بہیانک دیو کو اپنی طرف بڑہتا ہوا دیکہہ رہے ہین -

باشندگان انگلستان کے دلون مین ہمدردی پیدا کرنے اور اونسے امداد حاصل کرنیکی غرض سے یونانیون اور باغیان کریٹ نے ہم مذہبی کا واسطہ ڈالکر بیشمار اپیلین کی ہین - انگلستان مین بغاوت کریٹ کے متعلق مباحثون مین فقرہ " مظلوم عیسایان " نفرت انگیز تکرار سے استعمال کیا جا رہا ہے - اس مسئلہ مین عیسویت کے مضمون کا کسی طرح بہی داخل ہو جانا نہایت قابل افسوس امر ہے - کیونکہ علاوہ دیگر وجوہات کے دوسرے لوگون مین ہمدردی پیدا کرنیکا ذریعہ بنانیکی غرض سے کریٹیون کو عیسائی کے نام سے پکارنا لفظ " عیسائی " کو ناپاک کرنا ہے - یہ ادعائی " عیسائی " عاجز و معصوم عورتون اور بچونکو بہیمانہ خونخواری کے ساتہ نہایت ٹہنڈے دل سے قتل کرتے ہین اور یہ کل ناگفتہ بہ افعال اونسے اونکے پادری کراتے ہین جو فی الواقع بہیڑون کے لباس مین بہیڑئے ہین - اس بہانہ پر کہ وہ اسیران جنگ کو کہانے کہلانیکی گنجائش نہین رکہتے - اونہون نے مسلمانون کی جایداد اور اون کی جانون کو باقی نہ چہوڑنے کا قطعی فیصلہ کر دیا ہے - جو جو کچہہ بد ظلم ہمارے ان " ہم مذہبون " (طنزاً) نے قصبہ سیٹیا اور ڈفنی کے بے پناہ مسلمانون پر توڑے ہین انکی بیان کرنیکا قلم کو یارا نہین - مختصر کیفیت یہ ہے کہ سیٹیا کے عیسائیون نے وہان کے مسلمانون کو ہتہیار دیدینے کے لئے کہا - مسلمانون نے (اور یہ بالکل طبعی امر تہا) اپنی بندوقین دیدینے سے انکار کر دیا - انکے پاس صرف یہی ایسی چیز تہی جس سے وہ اپنی اور اپنے قبایل کی حفاظت کر سکتے تہے - اسپر عیسائیون نے اونپر حملہ کیا اور مسلمانون نے جو تعداد مین تخمیناً ۸۵ زن و مرد اور بچہ تہے - مجبور ہو کر مسجد مین پناہ جا لی - عیسائیون نے اونپر کہڑکیون اور دروازون سے گولیان چلانا اور مسجد کو آگ لگا کر اونکو باہر نکلنے پر مجبور کرنیکے لئے لکڑیان جمع کرنی شروع کین - تب مسلمانون نے چار رائفلین عیسائیونکو دیدین - مگر وہ راضی نہ ہوئے - اور اور زیادہ تیزی سے محصورین پر حملہ کیا - اونہون نے مسجد کی چہت مین سوراخ کر لیا اور اوسمین سے مسلمانون پر گندہک مٹی کا تیل اور جلتی ہوئی لکڑیان پہینکین - اسوقت عورتین چلاؤ ٹہین - ہماری جانین نہ لو - ہم سب کچہہ کرنے کو تیار ہین - اور جس

[illegible]

[illegible]

جنگ روم و یونان کا آخری ہفتہ

سلسلہ کیلئے دیکھو وکیل مورخہ ۲۱ جون ۱۸۹۷ء

یہاں انگلستان کے بعض دوراندیش جو زمانہ کی رنگت ہنگ کو بڑی غور و فکر سے دیکھتے رہتے ہیں۔ فاتح طاقت کی حیثیت میں سلطنت عثمانیہ کی غیر مترقبہ حیات تازہ کیوجہ سے کل اسلامی دنیا میں ایک عام اور خطرناک جوش پھیل جانیکا اندیشہ ظاہر کر رہے ہیں اور الجیریا میں فرانس کو جو مشکلات درپیش آ رہی ہیں انکو اس عام جوش کا پیش خیمہ بتاتی ہیں قسطنطنیہ سے سٹینڈرڈ کا نامہ نگار تحریر کرتا ہے کہ خواہ سلطان کی یہ محض بہانہ سازی ہو کہ ہم رعایا کی پرجوشی کیوجہ سے دول یورپ کی خواہشوں کو پورا نہیں کر سکتے اور خواہ وہ واقعی اپنی رعیت کے خلاف منشا کچھ نہ کر سکتے ہوں۔ جیسی صلح کہ یورپ چاہتا ہے وہ سخت مشکل اور نہایت خطرناک پیچیدگیوں کے حادث ہونیکے اندیشہ کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ ٹائمز کے نامہ نگار مقیمہ اسلامبول کا بیان ہے۔ سلطان المعظم کو شبہ ہے کہ بعض مدبرین اسلامی جماعت کو انکے برخلاف اُک ہیں۔ کہ سلطان مسلمانوں کی اغراض کی ٹھیک حفاظت نہیں کرتا۔ اسی لئے وہ دول یورپ کی معتدل نرم شرائط کو قبول کر کے اپنے تئیں معرض خطر میں ڈالنا نہیں چاہتے۔ مندرجہ ذیل واقعہ سے اگر وہ درست ہے مسلمانان سلطنت عثمانیہ کی دلی جذبات کی کیفیت معلوم ہو سکتی ہے:۔

اعلیحضرت امیر المومنین اتوار گذشتہ (۲۳ مئی) کو اپنے مجروح سپاہیوں کو دیکھنے کے لئے محل یلدز کے ہسپتال میں تشریف لیگئے۔ حضور ممدوح کے کمرہ میں داخل ہونے پر تمام سپاہی کھڑے ہو گئے۔ مگر ایک سپاہی جو بہت ہی کمزور تھا فرش پر گر پڑا۔ جب اُسے اُٹھا کر پھر کھڑا کر دیا گیا تو خلیفۃ المسلمین نے اُس کے قریب جا کر ارشاد فرمایا۔ تیری سب سے بڑی تمنا کیا ہے۔ مجروح سپاہی نے جواب دیا "خلیفۃ المسلمین کی درازی عمر اور فتح و نصرت"۔ اعلیحضرت نے ارشاد کیا "یہ تو مانی ہوئی بات ہے۔ کچھ اپنے لئے مانگو" اس پر سپاہی نے اپنے زخمی ہاتھ اُٹھا کر فی الفور عرض کیا "**یہ ہاتھ اسلام کی شان قائم رکھنے میں ٹکڑے ٹکڑے ہوئے ہیں۔ اے میرے بادشاہ** میری التجا ہے کہ جو ملک اس طرح سے حاصل کیا گیا ہے وہ تیرے پاشا واپس نہ دینے پائیں" اُس کی خالص حب قومی اور جوش اسلامی دیکھکر امیر المومنین کا روئے مبارک زرد ہو گیا۔ اور آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے ✚

وزیر اعظم نے جو رپورٹ خدمت سلطانی میں پیش کی ہے اُس سے بھی یورپ کی خواہشات پوری ہوتی نظر نہیں آتیں۔ جلیل رفعت پاشا صدر اعظم گذارش کرتے ہیں کہ کل دول یورپ اسلام کی دشمن ہیں۔ جو ٹرکی کو نیست و نابود کرنے کے لئے سازشیں کر رہی ہیں حضور ممدوح مسئلہ آرمینیا اور دیگر معاملات میں یورپ کے مطالبات کو کامیابی کے ساتھ مسترد فرما چکے ہیں۔ اسی طرح تھسلی کے بارے میں اُن کی خواہشوں کی پرواہ نہ کر کے اُس پر مستقل تصرف کیا جاوے۔ آخر میں وزیر موصوف بصورت نامنظوری درخواست استعفا منظور فرمائے جانیکی استدعا کرتے ہیں ✚

انگریزی اخبار کا نامہ نگار ان واقعات پر اپنی رائے ظاہر کرتا ہے کہ ممکن ہے کہ یہ سب بناوٹ ہو مگر آثار و نشان اطمینان بخش نہیں ہیں۔ پچھلے ہفتہ امتیازات (مراعات) کی منسوخی پر بڑا زور و شور ہوا تھا۔ اس ہفتہ اُن کا کوئی نام نہیں لیتا۔ اور کل گفتگو تھسلی کی بابت ہی ہو رہی ہے۔ وائنا کے بعض اخبارات سرحد تھسلی کی مجوزہ درستی کے متعلق بحث کرتے ہوئے ٹرکی کو معقول علاقہ ملنے کی سفارش کرتے ہیں۔ پیرس کے اخبار یونان کے ساتھ ہمدردی کرتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی انگلستان کو ملامت کر رہے ہیں کہ وہ ترکوں کے عارضی قبضہ تھسلی پر کیوں ایسا مچلا جاتا ہے۔ سٹینڈرڈ پہلے دن سے دوہائی مچا رہا ہے کہ ترکوں کو ایک انچ زمین نہیں دی جانی چاہئے۔ وہی آج صبح (۲۰ مئی) سوال پوچھتا ہے کہ اگر ترک تھسلی کو نہ چھوڑیں۔ تو اُن کو کون وہاں سے نکالے گا۔ پھر خود ہی جواب دیتا ہے کہ اگر چھیوں طاقتیں متفق ہو گئیں۔ تو چھوڑ دیں گے اگر ان میں اختلاف ہوا تو وہ نہیں چھوڑینگے ✚

دول یورپ تو ابھی ابتدائی بحث مباحثہ میں گرفتار ہیں۔ اور ادہر ترک دائمی قبضہ کی تجاویز کو عمل میں لا رہے ہیں فوجی قبضہ پہلے ہی تھا۔ اب ملکی انتظام بھی کر لیا گیا ہے۔ اور عیسائی رعایا کو واپس آنے کی دعوت دیکر اطلاع دی گئی ہے کہ اگر وہ جلدی آ کر اپنی فصلیں درو نہ کرینگے تو ترک اُن کو کاٹ لینگے یونانی وزیر اعظم فصل کی مالیت کا اندازہ اڑھائی کروڑ فرینک (یعنی تاوان جنگ کا دسواں حصہ) لگاتا ہے ٹرکی تو ضد کرنے کی دہمکی دے ہی رہی ہے۔ بیچہ یونان اُس سے بھی زیادہ ہٹی نکلتے معلوم ہوتے ہیں۔ ٹائمز کو اس امر کا پختہ یقین ہے (شاید خود ہی یونانیوں کو اشارہ کر دیا ہوگا ورنہ اُن بیچاروں میں اب سکت کہاں کہ چون و چرا کریں۔ اڈیٹر) سٹینڈرڈ کا جنگی نامہ نگار یونانیوں کی طفلانہ مزاجی خلل طبعی اور خبط کی شکایت کر کے سوال کرتا ہے کہ اس سے بڑھکر کیا سودا ہوگا کہ وہ جنگ کے پر زور سبقوں سے بھی سیدھے نہیں ہوئے۔ اتفاق یورپ۔ بغاوت مقدونیہ۔ باقاعدہ فوج۔ مجاہدین۔ رفقاء معاذین الغرض جتنی چیزوں پر اُن کو سہارا تھا وہ سب شکستہ سرکنڈے ثابت ہوئیں جو اُلٹے اُنکے ہاتھ میں چبھ گئے۔ مگر اُن کو ابتک اپنی "فوج ظفر موج" اور ناقابل فتح مورچوں پر وہی ناز ہے۔ اور کہتے ہیں کہ ہم کیوں ملک یا کوئی تاوان جنگ دیں یا کسی طرح کی تکلیف یا خسارہ برداشت کریں۔ مگر پھر بھی بعض واقعات کی سنگین منطق نے اُن کی آنکھیں کھول دی ہیں وہ اپنی خفیہ انجمن "اتھینکی ہیٹریے" کو جو ان کل مصائب کا باعث ہوئی تھی سخت لعن طعن کر رہے ہیں ✚ ایم ڈیلیانی سابق وزیر اعظم اپنے اخبار پریا میں انجمن مذکور پر الزام لگاتا ہے کہ اُسنے گورنمنٹ کو لڑائی پر مجبور کیا۔ فوج کے نظام کو برباد کیا۔ جنگ کے دوران میں رعایا کو سخت سنگدلی سے تاخت و تاراج کیا۔ اور اس نے بیقاعدہ سپاہیوں کے گروہ مقدونیہ میں بھیجکر ترکوں کو اعلان جنگ پر مجبور کیا۔ اور جب لڑائی شروع ہوئی تو اُسکے کارندوں نے کمسریٹ کو چٹ کر کے میدان جنگ کو پیٹھ دکھا دی۔ اور راستہ میں وہ لوٹ مار کی جس کی دشمنوں سے بھی توقع نہیں ہو سکتی تھی۔ تھسلی کی عیسائیوں کو انہوں نے برباد کیا اور ڈوموکوس کی ہزیمت کے بعد تھیبیوں سے ملکر لامیہ کو اُنہوں نے ہی تاراج کیا۔ گورنمنٹ پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ انجمن کے دفتر کو ضبط کرے۔ مگر اس میں اس قدر بڑے بڑے مدبر بھی شامل ہیں کہ گورنمنٹ ایسا کرنے کی جرأت نہیں کر سکتی۔ اس خفیہ مفسد انجمن میں بدمعاش سے بدمعاش اور معزز سے معزز شامل ہیں

اسی نامہ نگار کی رائے ہے کہ یونانی تربیت یافتہ سپاہی نہیں۔ اور ہمارے معیار کے مطابق اُن کو ہرگز سپاہی نہیں کہا جا سکتا۔ سب نامہ نگار متفق القول ہیں کہ سر سے پاؤں تک بدانتظامی یونانی فوج میں گھر کر چکی ہے۔ اور افسروں کی ناقابلیت کے سامنے سپاہیوں کا ذاتی تہور کچھ نہیں کر سکتا۔ نظام کا نام نہیں کمسریٹ بالکل مفقود اور کُل مشین کے پرزے بے جوڑ ہیں۔ میدان جنگ میں افسر صرف تیس ہزار فوج کے لئے تھے حالانکہ اسی ہزار یونانی فوج میدان میں موجود تھی۔ ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار جو ترکی فوج کے ساتھ تھا اپنے معصروں کی زبانی جو یونانیوں کے ساتھ تھے تحریر کرتا ہے کہ جب ترک پندرہ سو گز کے فاصلہ پر آ جاتے تھے تو یونانی اپنے مورچوں میں لڑکھڑانے لگ جاتے تھے اور جب ترک بارہ سو گز کے فاصلہ پر پہنچ جاتے تو یونانی اپنی معمولی فوجی حکمت عملی پر کاربند ہو جاتے (یعنی راہ فرار اختیار کرتے) السٹریٹڈ لنڈن نیوز کا نامہ نگار یونانیوں کی بہادری کی تعریف کرتا ہے۔ مگر اس کی کوئی وجہ نہیں بتاتا کہ وہ ترکوں کو دیکھ کر اپنے مضبوط مورچوں کو چھوڑ کر کیوں پیٹھ دکھا جاتے تھے۔ ٹائمز کا خاص نامہ نگار لکھتا ہے کہ گو جنگ ملتوی ہے اور یونانی تھرموپائلی کے نہایت دشوار گذار مورچوں میں محفوظ ہیں۔ مگر پھر بھی بلاوجہ ہر روز کوئی نہ کوئی رجمنٹ یونہی چونک اُٹھتی ہے اور افسر و سپاہی بے تحاشا بھاگ اُٹھتے ہیں۔ یونان کی بدقسمتی سے اُسے جو معاون ملے وہ اپنے سپاہیوں سے بھی بدتر نکلے۔ اطالین مجاہدین نے تو ایسی مدد کی جو یونانیوں کو تاعمر فراموش نہ ہوگی ترک جس شہر یا قصبہ میں داخل ہوتے فوراً شراب کی بوتلوں اور پیپوں کو توڑ ڈالتے تاکہ کوئی مسلمان شیطان کے اغوا سے اُنکو منہ نہ لگا بیٹھے۔ انکے برخلاف اطالین مجاہدین (جنکا ذکر جنگ ڈوموکوس میں آ چکا ہے) جب کسی شہر میں جاتے تو اُنکا پہلا کام شراب خوری ہوتا۔ شرابیں لنڈھاتے۔ دنگہ فساد کرتے۔ عورتوں کی عصمت بگاڑتے۔ تاخت و تاراج کرنے میں اُنہوں نے کوئی کسر باقی اُٹھا نہ رکھی اور لڑائی کے وقت پاؤں سر پر رکھکر رفو چکر ہو جاتے۔ ہاں جب کوئی [illegible] اور قابو آ جاتے جیسا ڈوموکوس میں ہوا تو پھر کچھ ٹھوں ٹھاں کر دیتے۔ التوائے جنگ پر گورنمنٹ یونان نے ان نیک بختوں کے حصہ کثیر کو جبراً جہازوں پر بٹھلا کر اٹلی کو واپس بھیجدیا ہے جب ان کی کسی جماعت کو چلے جانیکے لئے کہا گیا وہ فوراً برسر پرخاش ہو گئی۔ اور جبتک سرکاری فوج کی گولیوں سے تقریباً اُسیقدر ہلاک اور زخمی نہ ہوئے جتنے کہ ترکوں کے ہاتھ سے ہوئے تھے ہتھیار رکھنے اور جہازوں پر بیٹھنے کا نام نہ لیا جبوقت یہ لوگ لڑائی سے فارغ ہوتے تو یونانیوں میں مغویانہ خیالات پھیلاتے رہتے۔ انکا افسر اعلے مشہور

گیری بالڈی (آزاد کنندہ اٹلی) کا بیٹا اور نائب کمانڈر اطالین پارلیمنٹ کا ممبر ڈی فیلالیس تھا۔ ان لوگوں کی شرارت سے تنگ آکر جب آخرالذکر کو ایم ریلی وزیر اعظم نے اپنے دفتر میں بلا کر اُس سے درخواست کی کہ اب آپ مجاہدین سمیت اٹلی کو تشریف لیجائیں تو اُسنے جوابدیا کہ میں اپنے اعلےٰ افسر کے حکم بغیر جا نہیں سکتا۔ جب وزیر نے اصرار کیا۔ تو ممبر صاحب نے تبرے سنانے شروع کئے + اور وزیر موصوف کی بخوبی مرمت کرنیکو تیار تھے کہ پولیس نے اطالین ممبر کو گردن سے پکڑا مدعیان آزادی کو اطالین جنگی جہاز پر سوار کرکے یونان کی اُنسے خلاصی کرائی +

الحرب خدعۃ بہت پرانی مثل ہے۔ اسکے معنی ہیں لڑائی مکروفریب کا نام ہے۔ یعنی لڑائی میں حیلہ اور چالاکی جائز ہے۔ مگر تہذیب نے اب یہانتک ترقی کرلی ہے کہ ہماری مہذب سلطنتوں کو ایک دوسری کی نسبت یہ شک پیدا ہونے شروع ہوگئے ہیں کہ شاید کوئی دوسری سلطنت لڑائی سے پہلے ہی مکروفریب سے کام لیکر اُسکا کام تمام نہ کردے۔ جبتک تہذیب ابھی ادھوری تھی متخاصمین کا قاعدہ تھا کہ وہ ایک دوسرے کو جنگ کے لئے تیار ہونیکی بہت عرصہ پہلے اطلاع دے دیتے تھے۔ اور عموماً لڑائی شروع ہونے تک دونوں فریق اپنی جنگی تیاریاں مکمل کرلیتے تھے۔ موجودہ تہذیب تعویق و درنگ کو بھی قدیم جہالت کا ایک نشان سمجھ کر ہر کام میں شتاب کاری کو ضروری سمجھتی ہے۔ اسلئے آجکل یہ قاعدہ مروج ہوگیا ہے کہ لڑائی تو پہلے ہی شروع ہوجاتی ہے اور جنگ کا اعلان بعد میں فرصت ملنے پر کیا جاتا ہے۔ اس کی تازہ مثال جنگ روم و یونان موجود ہے۔ جس میں باقاعدہ اعلان جنگ سے پہلے ہی باہمی چھیڑ چھاڑ شروع ہوگئی تھی +

گو ہر ایک یورپین سلطنت کا ہر دم تیار و ہوشیار رہنا ثابت کرتا ہے کہ ایک کو دوسرے پر اعتبار نہیں۔ مگر اس اندیشہ کا زبانی اظہار سب سے پہلے انگریزوں کی طرف سے کیا گیا ہے۔ یہ سب کو معلوم ہے کہ انگریزی بحری طاقت پر ہی سلطنت برطانیہ کی عظمت و اقتدار بلکہ خود اُسکے قیام کا انحصار ہے۔ اسلئے اُسکو برابر بڑہاتے چلے جانے سے وہ کسی وقت غفلت نہیں کرتی۔ لیکن انگلستان کے حریف بھی اب اپنی اپنی بحری طاقتوں کی طرف سے غافل نہیں اور اُنکو بسرعت تمام بڑہانے میں بے طرح مصروف ہیں۔ اور سب سے بڑھکر اس بارہ میں انگریزوں کا قدیم دشمن روس زور لگا رہا ہے۔ وہاں کی گورنمنٹ جو کچھ کر رہی ہے وہ تو بجائے خود رہا۔ روسی رعایا تک نے اپنے ملک کی بحری ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے پچھلے جنگ روم و روس کے وقت سے بحیرہ اسود میں اپنے خرچ سے ایک والنٹیر فلیٹ (امدادی بحری بیڑہ) تیار کرنا شروع کردیا ہے۔ جس میں پچھلے دنوں بہت سے عظیم الشان جہاز شامل کئے گئے ہیں اور عنقریب اُس میں اور بھی اضافہ ہونیوالا ہے +

اس بیڑہ کے جہازات آیندہ ہفتہ وار بحیرہ اسود سے لیکر بحرالکاہل تک آمد و رفت کیا کرینگے اور اس لحاظ سے بحیرہ روم اور ہندوستان کے درمیان اس بیڑہ کے تقریباً چھ سات کروزر جہاز ہر وقت موجود رہا کرینگے۔ یہی وہ جہاز ہیں جن سے انگلستان کو خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ انگریزوں کا خیال ہے کہ روس نے ہمارے ساتھ ہندوستان کے لئے جنگ ضرور کرنا ہے۔ اور ممکن ہے کہ جنگ کا اعلان کرنے یا جنگ کا ارادہ ظاہر کرنے سے پہلے وہ حملہ وغیرہ کی تجاویز کو مکمل کرکے والنٹیر فلیٹ کے جہازوں کو جو فی الفور بخوبی مسلح جنگی جہاز بن سکتے ہیں سربمہر احکام دیکر فہمائش کردے۔ کہ سمندر میں جاکر منتشر ہوجائیں۔ اور سب ایک ہی وقت اُن احکام کی تعمیل کریں۔ جس میں یہ لکھا ہو کہ انگریزی تجارتی جہازوں کو گرفتار اور غیر محفوظ بنادر کو مسمار کردیں۔ اس غیر مترقبہ اور اچانک حملہ سے روس ہماری طاقت اور تجارت کو نقصان عظیم پہنچا سکے گا +

مگر جہانتک ہماری عقل کام کرسکتی ہے روس ایسے اچانک حملہ سے انگریزی بحری طاقت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ انگریزی آہن پوش ان دس پندرہ روسی کروزروں کو چند دنوں میں چُن چُن کر غرق کردینگے۔ اور ایک ہفتہ کے بعد اُن کا نام و نشان تک دنیا کے سمندروں سے معدوم ہوجائیگا۔ کیونکہ جبتک انگلستان کے آہن پوش موجود ہیں۔ چند تجارتی جہازوں کی گرفتاری یا بعض بنادر کی انہدام سے انگریزی سلطنت کو کوئی ضعف نہیں پہنچ سکتا۔ البتہ اگر روس یا کوئی اور سلطنت خود انگریزی بیڑہ سے وہی مکروفریب کرے جس مکروفریب کا دول اجنبیہ کے بیڑوں کو یونانی تارپیڈو کشتیوں سے کریٹ کے سمندروں میں خطرہ تھا اور جس سے بچتے رہنے کیلئے وہ رات کے وقت نہایت حزم و احتیاط سے کام لیتے رہے تھے۔ اور بطور حقیقت کوئی اس بے ایمانی سے بفرض محال انگریزی بیڑوں کے کم از کم ساٹھ ستر جنگی آہن پوش جہازوں کو ایک دم غرق کردینے میں کامیاب ہوجائے تو البتہ اسوقت سلطنت برطانیہ کے لئے نہایت سخت خطرناک شکل در پیش آجائیگی۔ مگر جیسا کہ ایسی بے ایمانی کا روکنا مشکل ہے۔ ویسا ہی ایک ہی وقت ساٹھ ستر انگریزی جہازوں کا اس دام فریب میں پھنسنا بھی محال ہے۔ پس اگر ایسی غداری سے کوئی سلطنت دو چار برٹش آہنی جہازات کو غرق بھی کردے تو گو اس سے بھی کروڑوں روپیہ اور ہزاروں جانوں پر پانی پھر جاتا ہے۔ مگر سو سوا سو آہن پوشوں میں سے دو چار کا معدوم ہونا کنکھجورے کی ایک ٹانگ ٹوٹ جانے کے برابر ہے۔ البتہ یہ عقدہ کسی قدر حل طلب ہے کہ جب انگریزوں کی بحری طاقت کی بیشی فوقیت اور زیادتی سے کسی دوسری سلطنت کو اُن سے ایسی غداری کا شبہ پیدا نہیں ہوا یا پیدا ہو تو اُسنے ظاہر نہیں کیا تو اب انگریزوں کو روس کے والنٹیر فلیٹ میں بیس پچیس دخانی جہازوں کی زیادتی سے ایسا اندیشہ کس لئے پیدا ہوگیا ہے۔ کیا روس سابق میں ایسی بے ایمانیوں کا مرتکب ہوچکا ہے؟ یا خود انگریز بمصداق چور کی ڈاڑھی میں تنکا اپنی ضمیر سے خود ہی کانپ رہے ہیں۔ روسی والنٹیر فلیٹ کے جہازات سردست تجارتی جہاز ہیں۔ لیکن بوقت ضرورت جنگی جہازات بنائے جاسکتے ہیں۔ انگریزوں کا خیال ہے کہ والنٹیر فلیٹ دراصل روسی صیغہ امیر البحری کے تابع ہے اور اُسی کی صلاح اور مشورہ سے نئے جہاز پسندیدہ نمونوں پر تیار کرائے جاتے ہیں +

مگر چونکہ بروئے معاہدہ روسی جنگی جہاز ابنائے ڈارڈینلز سے گذر نہیں سکتے۔ اس لئے ان جہازوں کو جو اصل جنگی اغراض کے لئے تیار کئے جاتے ہیں بظاہر تجارتی جہاز بنایا جاتا ہے

انگلستان کی بحری عظمت کا ثبوت اس سے بڑھکر کیا ہوسکتا ہے کہ جشن جوبلی کی تقریب پر [illegible] پورٹسموتھ میں ۱۶۰ انگریزی جنگی جہاز جمع ہونگے۔ جن میں سے صرف دس ایسے ہیں جو گذشتہ جوبلی کے ریویو میں موجود تھے + باقی سب نئے ہیں اور اسوقت موجود نہ تھے۔ علاوہ بریں اس قدر جہازوں کے ایک جا جمع ہونے پر بھی مختلف انگریزی بیڑوں کی طاقت میں جو دنیا کے سمندروں پر متعین ہیں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور بدستور سابق پوری جمعیت و طاقت سے اپنے اپنے حصوں میں موجود رہیں گے +

جنگی جہازوں کی بڑی بڑی قسمیں یہ ہیں۔ بیٹل شپ یعنے مصافی جہاز۔ حفاظت سواحل و بنادر کے جہاز۔ کروزر جہاز۔ جن کا بڑا فرض گشت کرنیکا ہے۔ اگن بوٹ۔ تارپیڈو کشتی تارپیڈو و اگن بوٹ اور تارپیڈو غرق کرنیکے جہاز۔ باربرداری اور ڈاک وغیرہ کی جہازات ان کے علاوہ رہے۔ بیٹل شپ لازمی طور پر آہن پوش ہوتے ہیں۔ حفاظت سواحل کے جہاز عموماً اور کروزر خال خال زرہ پوش ہوتے ہیں۔ انگلستان کے پاس مصافی آہن پوش جہاز درجہ اول ۲۹۔ درجہ دوم ۷ درجہ سوم ۲۱۔ جملہ ۵۷ جہاز ہیں۔ فرانس اور روس دونوں کے پاس مصافی جہاز درجہ اول ۲۴۔ درجہ دوم ۱۳ درجہ سوم کے ۱۴ جملہ ۵۱۔ یعنی انگلستان کے پاس دونوں کی مجموعی طاقت سے بھی ۶ جہاز زیادہ ہیں اور یہی نسبت زیادتی کی تقریباً دوسری اقسام کے جہازوں میں پائی جاتی ہے +

انگلستان کا بحری سالانہ خرچ سال گذشتہ میں ۲۱۰۲۳۰۰۰ پونڈ ہوا جرمن کا فقط ۶۲۶،۹۶۰ پونڈ۔ ۱۸۷۲ء میں اُسنے بیس لاکھ خرچ کئے تھے۔ یعنی ۲۵ برسوں میں جرمن نے بحری خرچ گنے سے زیادہ بڑھا دیا ہے۔ انگلستان کی بحری طاقت میں اگر کوئی مخدوش عنصر ہے۔ تو وہ آدمیوں کی کمی ہے اور زیادہ افسوس یہ ہے کہ وہ کمی جلدی دور ہوتی نظر نہیں آتی +

جنوبی امریکہ کی جمہوری (عیسائی) ریاست ایکواڈور کی پریسیڈنٹ نے کل پادری صاحبان کی سازشوں سے تنگ آکر جو ریاست کی گورنمنٹ کے برخلاف بھڑکانا اپنا اہم فرض سمجھے ہوئے تھے انکو تمام قلمرو سے خارج کردئیے جانیکا حکم صادر کیا ہے۔ جن نیک بختوں کا

مراسلات

مندرجہ ذیل خط حاجی سیٹھ قاسم صاحب ہندی تاجر بزبان فارسی ہمکو بغداد سے روانہ فرماتے ہین جس مین اعلی حضرت امیر المومنین کے اوصاف و فضایل کا ایک شمہ بیان کیا گیا ہے۔ ہم اس خط کو بجنسہ بڑی خوشی سے ذیل مین درج کرتے ہین۔ (اڈیٹر)

بخدمت جناب مشفق مہربان صاحب سلامت بودہ باشند

بعد آرزوے ملاقات واضح باد کہ کتاب معروضہ مظالم آرمینیا کہ تالیف آن مشفق است دیدہ بسیار خوشنود گشتم و معلوم میشود کہ آن مشفق بسیار محب دین مبین احمدی ہستند چنانچہ اخبار موسومہ (وکیل) کہ از امرتسر بہ بغداد شریف برائے بعض کسان می آید دیدہ مطالعہ کردم الحق صداقت آن مشفق معلوم شد۔ لیکن معلوم میشود کہ اخبارات بغداد چندان بزودی و صحیح بآن برادر نمی رسند و از عدالت علیہ عثمانیہ کہ در حق اہل اسلام است بتمام علم ندارند کہ آن خلیفہ روی زمین وکیل رسول رب العالمین سلطان المعظم غیر آنکہ در حق تبعہ مسلمان گہ رعایت عادلانہ نمودہ است در حق اہل اسلام ہند و افغان نیز عدالت و الطاف خدا پسندانہ خود را کہ میراث آل عثمان است بتمامہا اجرا میکنند و بندہ فقط از شفقت کہ آن برادر در حق اہل اسلام دارند احوال دولت علیہ عثمانیہ و خصوصاً احوال بغداد بنویسم کہ آن برادر در اخبار نامور وکیل اہل اسلام را تتمۂ از احوال سلطنت سنیہ خبردار فرمایند نائل اجر عظیم الشان خواہید شد۔ اول آنکہ جنگے کہ فی الحال مابین دولت العلیہ و دولت یونان ہست قدرے بیان میکنم برادر البتہ سبب جنگ را شنیدہ باشید و نیز احوال تجاوزات یونان کہ بکرٹ کردہ بود مطلع ہستند لیکن از مغلوبیت یونان ہنوز خبر کامل ندارند پس بندہ صورت چند تیلغراف کہ از مشیر دولتلو ادہم پاشا حضرتلری بخدمت مشیر عراق دولتلو رجب پاشا حضرتلری ہر روز بلکہ در روزے دو سہ تیلغراف مے آید و ہر روز در مطبع بغداد طبع شدہ با ہالی اعلان و اشتہار کردہ میشود و نیز ہر تیلغراف بیک قمری در شہر فروختہ مے شود و یک چند از انہا گرفتہ و از لسان ترکی بلسان فارسی ترجمہ کردہ درج کاغذ میکنم اولاً آنکہ بششم ماہ ذالحجہ سنہ حال از یونان شہر ولستین یا دیتہ و آن شہر مہم و تجارتگاہ یونان کہ بمنزلہ مفتاح یونان است و غلوس (وولو) از سایہ سطوت پایہ جناب خلافت پناہی ضبط و تسخیر شد و سفیرہاے دول یورپ متعینہ غلوس سفیر انگلیز و سفیر فرانس را از طرف خود وکیل ساختہ بخدمت عالیحضرت مشیر پاشا مشیر دولتلو ادہم پاشا حضرتلری فرستادہ التجا و التماس کردند کہ مارا در امان خود نگہدارند و از ہجوم عساکر نصرت مآثر عثمانیہ در حفظ خود نگہدارند پس پاشا مشار الیہ آنہا را بزبان سلیس جواب دادہ رخصت فرمود و از خزینۂ غلوس سی لکھ پونڈ؎ و دو ہزار و نود و پنج صندوق پر از گلہ تفنگ و صد توپ و دیگر جہات عسکریہ گرفتہ ارسال استانبول نمود و الحمد للہ و المنہ درین روزہا در اکثر جاہا عساکر یونانی بلا محاربہ شہرہا را ترک کردہ روے فرار پیش میگیرند حتی در وقت فتح شہر چتالجہ و فرسالہ کہ بسیار شہر مشہور یونانی است یعنی در چہارم شہر ذالحجہ چون شہر را حضرت مشیر افخم دولتلو ادہم پاشا حضرتلری فتح فرمودند در اسٹیشن چتالجہ رفتہ دیدند کہ دشمن فرار نمودہ و در اسٹیشن از ترس جان خود بسیار نان کلچہ کہ برای پانزدہ ہزار نفر تیار کردہ بودند معہ ذخیرہ گدام و دیگر جہات و اشیا را ترک کردہ بودند این ہمہ را حضرت مشیر گرفتہ تسلیم عسکر خود فرمودند الحاصل از روزیکہ جنگ شروع شدہ تا امروز کہ مقدار بیست و پنج روز میشود از یونان بلطفہ تعالی و بظل ظلال الخلافۃ المستقلہ بہ السطوۃ عساکر المظفرہ سلطانیہ ہفت شہر بزرگ عظیم الشان و بمقدار دہ شہر وسط و ہشت شہر خورد و دیگر قصبہ و دیہہ ہاے بسیار ضبط و تسخیر نمودند کہ اسمہاے بعض ازان ہا درج مکتوب کردہ میشود طرنوہ یعنی شہر ترخالہ چتالجہ غلوس ولستین میلوانہ پلوتیہ زارق۔ صوباشی کوئی۔ شولوجہ تورہ قومانیہ لی۔ باجائی چتالی۔ دورہ قیہ ارقیہ و ہمچنین دیگر بسیار ضبط شدہ اند دیگر خوشترین مژدہ آنکہ پیشتر ازین بقدر سہ سال از امراے افغانستان وزیر زادہ عبدالعزیز خان و عبدالرزاق خان ہر دو برادر در بغداد آمدہ نزد والیسرای یعنی فرمان فرمائی بغداد رفتہ استدعاے رعیت شدن کردند پس والی پاشا حضرتلری بسیار مرحمت کمینانہ با این ہا سخن و مکالمہ فرمودند و برای ہر یکے از ایشان سہ نیم پونڈ یعنی پنجاہ و پنجاہ و نہ روپیہ ماہانہ تنخواہ مقرر فرمودند لکن چونکہ وزیر زادہ ہاے موصوف بعمر خورد بودند یعنی بزرگ چہاردہ و خورد سیزدہ سالہ بود استدعاے مکتب عسکری نمودند پس اینہا با امر و ارادہ مشیر افخمی در مکتب عالیہ رشدیہ عسکریہ داخل شدند و درین مکتب پنج سال میخوانند لکن مشار الیہم از بسکہ ذکی و فطین بودند در یکسال مکتب مذکور را تمام نمودہ شہادت نامہ یعنی سارٹیفکٹ گرفتند بعد ازان برادر کلان وزیر زادہ عبدالعزیز خان در مکتب اعدادیہ ملکیہ شاہانہ داخل شد کہ درین مکتب مقدار ہفت سال خواندہ استانبول خواہد رفت و در آنجا نیز در مکتب ملکیہ شاہانہ قدرے خواندہ برتبہ ڈپٹی کمشنری واپس بغداد خواہد آمد و برادر خورد وزیر زادہ عبدالرزاق خان استدعاے مکتب اعدادی عسکری کرد لکن درین مکتب اعدادی عسکریہ شاہانہ غیر از مردم اصل اہل عثمانی و مسلمانان ترک دیگر کسے را قطعیاً داخل نمیکنند پس حضرت مشیر افخم مخصوص درباہ مکتب برای جناب خلافت پناہ تیلغراف زدند از انجا جواب مخصوص آمد کہ جمیع اہل اسلام خواہ افغانی و خواہ ہندی باشند ہر نوکری کہ بخواہند باید بلا توقف دادہ شود و الحال کہ وزیر زادہ عبدالعزیز خان استدعاے مکتب ملکیہ و برادرش استدعاے مکتب عسکریہ کردہ بلا توقف بعزت و اکرام قبول آن مکتب ہاے مذکور کردہ شوند و تنخواہ ہاے ایشان نیز زیادہ کردہ چہار چہار پونڈ دادہ شود پس برین برادر بزرگ در مکتب ملکیہ و برادر خورد در مکتب عسکریہ داخل شد۔

برادرا این عدالت و مرحمت حضرت سلطان را بہ بینید و فکر و اندیشہ کنید۔ در مکتب اعدادی عسکریہ بہر بچہ یکصد و پنجاہ روپیہ ماہانہ تنخواہ دادہ میشود لیکن ازین تنخواہ برای ہر پسر رخت زمستان و تابستان و یک یک نوکر مقرر کردہ میشود و باقی تنخواہ بخود پسر دادہ میشود برادرا این مرحمت را بہ بینید کہ چون وزیر زادہ در مکتب اعدادی عسکریہ شاہانہ داخل شد آن تنخواہ کہ چہار پونڈ است و ہم این تنخواہ بمکتب باو اعطا کردہ میشود و الحال مشار الیہ در صنف منتہی است یعنی امسال این مکتب را نیز تمام خواہد کرد و بعد ازان با ارادۂ حضرت خلافت پناہی عازم استانبول خواہد شد و نیز خرچ راہ بہر پسر از جانب حضرت شہنشاہی فاضلہ از تنخواہ بیست بیست پونڈ دادہ میشود و نیز شنیدہ باشید کہ بعد از خواندن مکتب اعدادی عسکریہ در استانبول در مکتب حربیہ شاہانہ سہ سال میخوانند و بعد ازان نایل برتبہ کپتانی میشوند پس مشار الیہ وزیر زادہ عبدالرزاق خان افغان عنقریب برتبہ کپتانی واپس بہ بغداد خواہد آمد و این مرحمت کہ سلطان المعظم در حق ایشان کردند جمیع دول یورپ ازین حسد بردند کہ این خلیفہ حضرتلری چرا اینقدر ملت پرور است کہ مردم افغان را فقط براے آنکہ اہل اسلام ہستند این قدر خاطر داری کرد۔ برادرا باید اہل اسلام کہ بہ بینند این مرحمت خلیفہ روی زمین را د نمیدانم بعد ازان کہ مشار الیہم رتبہ گرفتہ واپس بغداد بیایند با اینہا چہ معاملہ کردہ شود۔ لکن اکثر افواہ عام آنست کہ خلیفہ روے زمین ایشان را بسفارت در ہندوستان مقرر خواہند فرمود۔ چرا کہ ایشان از احوال ہندوستان و وطن اصلی شان افغانستان خبر و اطلاع کامل دارند و اینہا اولاد سردار وزیر زادہ محمد اکبر خان اند کہ الحال مشار الیہ در پشاور است و برادرش سردار وزیر زادہ نواب محمد افضل خان نجم الہند مرحوم است کہ بر وفات آن مرحوم گورنمنٹ انگریزی بسیار تاسف اظہار می نماید و پدرش وزیر نظام الدولہ وزیر اعظم وزیر عثمان خان صدوزی مرحوم وزیر شاہ شجاع پادشاہ افغانستان بود کہ این ہا نیز از خاندان سلطنت افغانستان اند پسرہاے وزیر مرحوم یعنی سردار وزیر زادہ محمد اکبر خان و سردار وزیر زادہ محمد عمر خان و مرحوم سردار وزیر زادہ نجم الہند

؎ تیس لاکھ پونڈ تو یونانی خزانہ مین بھی موجود نہین۔ ضلع وولو کی خزانہ مین کسطرح سے آگئی۔ غالباً نامہ نگار نے پیاسٹر کو غلطی سے پونڈ لکھدیا ہی۔ اڈیٹر۔

گیری بالڈی (آزاد کنندہ اٹلی) کا بیٹا اور نائب کمانڈر اطالین پارلیمنٹ کا ممبر ڈی فیلائیس تھا۔ ان لوگوں کی شرارت سے تنگ آکر جب آخرالذکر کو ایم ریلی وزیر اعظم نے اپنے دفتر میں بلا کر اُس سے درخواست کی کہ اب آپ مجاہدین سمیت اٹلی کو تشریف لے جائیں تو اُسنے جواب دیا کہ میں اپنے اعلےٰ افسر کی حکم بغیر جا نہیں سکتا۔ جب وزیر نے اصرار کیا۔ تو ممبر صاحب نے تبرے سنانے شروع کئے + اور وزیر موصوف کی بخوبی مرمت کرنیکو تیار تھے کہ پولیس نے اطالین ممبر کو گردن سے آپکڑا بعدہٗ مدعیان آزادی کو اطالین جنگی جہاز پر سوار کرکے یونان کی اُنسے خلاصی کرائی +

الحرب خدعۃ بہت پرانی مثل ہے۔ اسکے معنی ہیں لڑائی مکر و فریب کا نام ہے۔ یعنی لڑائی میں حیلہ اور چالاکی جائز ہے۔ مگر تہذیب نے اب یہاں تک ترقی کر لی ہے کہ ہماری مہذب سلطنتوں کو ایک دوسری کی نسبت یہ شک پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں کہ شاید کوئی دوسری سلطنت لڑائی سے پہلے ہی مکر و فریب سے کام لیکر اُسکا کام تمام نہ کر دے۔ جبتک تہذیب ابھی ادھوری تھی متخاصمین کا قاعدہ تھا کہ وہ ایک دوسرے کو جنگ کے لئے تیار ہونیکی بہت عرصہ پہلے اطلاع دے دیتے تھے۔ اور عموماً لڑائی شروع ہونے تک دونوں فریق اپنی جنگی تیاریاں مکمل کر لیتے تھے۔ موجودہ تہذیب تعویق و درنگ کو بھی قدیم جہالت کا ایک نشان سمجھ کر ہر کام میں شتاب کاری کو ضروری سمجھتی ہے۔ اسلئے آجکل یہ قاعدہ مروج ہو گیا ہے کہ لڑائی تو پہلے ہی شروع ہو جاتی ہے اور جنگ کا اعلان بعد میں فرصت ملنے پر کیا جاتا ہے۔ اس کی تازہ مثال جنگ روم و یونان موجود ہے۔ جس میں بلا قاعدہ اعلان جنگ سے پہلے ہی باہمی چھیڑ چھاڑ شروع ہو گئی تھی +

گو ہر ایک یورپین سلطنت کا ہر دم تیار و ہوشیار رہنا ثابت کر رہا ہے کہ ایک کو دوسرے پر اعتبار نہیں۔ مگر اس اندیشہ کا زبانی اظہار سب سے پہلے انگریزوں کی طرف سے کیا گیا ہے۔ یہ سب کو معلوم ہے کہ انگریزی بحری طاقت پر ہی سلطنت برطانیہ کی عظمت و اقتدار بلکہ خود اُسکے قیام کا انحصار ہے۔ اسلئے اُسکو برابر بڑہاتے چلے جانے سے وہ کسی وقت غفلت نہیں کرتی۔ لیکن انگلستان کے حریف بھی اب اپنی اپنی بحری طاقتوں کی طرف سے غافل نہیں اور اُنکو بسرعت تمام بڑہانے میں بے طرح مصروف ہیں۔ اور سب سے بڑھکر اس بارہ میں انگریزوں کا قدیم دشمن روس زور لگا رہا ہے۔ وہاں کی گورنمنٹ جو کچھ کر رہی ہے وہ تو بجائے خود رہا۔ روسی رعایا تک نے اپنے ملک کی بحری ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے پچھلے جنگ روم و روس کے وقت سے بحیرہ اسود میں اپنے خرچ سے ایک والنٹیر فلیٹ (امدادی بحری بیڑہ) تیار کرنا شروع کر دیا ہے۔ جس میں پچھلے دنوں بہت سے عظیم الشان جہاز شامل کئے گئے ہیں اور عنقریب اُس میں اور بھی اضافہ ہونیوالا ہے +

اس بیڑہ کے جہازات آیندہ ہفتہ وار بحیرہ اسود سے لیکر بحر الکاہل تک آمد و رفت کیا کرینگے اور اس لحاظ سے بحیرہ روم اور ہندوستان کے درمیان اس بیڑہ کے تقریباً چھ سات کروزر جہاز ہر وقت موجود رہا کرینگے۔ یہی وہ جہاز ہیں جن سے انگلستان کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ انگریزوں کا خیال ہے کہ روس نے ہمارے ساتھ ہندوستان کے لئے جنگ ضرور کرنا ہے۔ اور ممکن ہے کہ جنگ کا اعلان کرنے یا جنگ کا ارادہ ظاہر کرنے سے پہلے وہ حملہ وغیرہ کی تجاویز کو مکمل کرکے والنٹیر فلیٹ کے جہازوں کو جو فی الفور بخوبی مسلح جنگی جہاز بن سکتے ہیں سربمہر احکام دیکر فہمایش کر دے۔ کہ سمندر میں جا کر منتشر ہو جائیں۔ اور سب ایک ہی وقت اُن احکام کی تعمیل کریں۔ جس میں یہ لکھا ہو کہ انگریزی تجارتی جہازوں کو گرفتار اور غیر محفوظ بنادر کو مسمار کر دیں۔ اس غیر مترقبہ اور اچانک حملہ سے روس ہماری طاقت اور تجارت کو نقصان عظیم پہنچا سکے گا +

مگر جہاں تک ہماری عقل کام کر سکتی ہے روس ایسے اچانک حملہ سے انگریزی بحری طاقت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ انگریزی آہن پوش ان دس پندرہ روسی کروزروں کو چند دنوں میں چُن چُن کر غرق کر دینگے۔ اور ایک ہفتہ کے بعد اُن کا نام و نشان تک دنیا کے سمندروں سے معدوم ہو جائیگا۔ کیونکہ جب تک انگلستان کے آہن پوش موجود ہیں۔ چند تجارتی جہازوں کی گرفتاری یا بعض بنادر کی انہدام سے انگریزی سلطنت کو کوئی ضعف نہیں پہنچ سکتا۔ البتہ اگر روس یا کوئی اور سلطنت خود انگریزی بیڑہ سے وہی مکر و فریب کرے جس مکر و فریب کا دول اجنبیہ کے بیڑونکو یونانی تارپیڈو کشتیوں سے کریٹ کے سمندروں میں خطرہ تھا اور جس سے بچتے رہنے کیلئے وہ رات کے وقت نہایت حزم و احتیاط سے کام لیتے رہے تھے۔ اور بطریق حریف انگلستان اس بے ایمانی سے بفرض محال انگریزی بیڑوں کے کم از کم ساٹھ ستر جنگی آہن پوش جہازوں کو ایک دم غرق کر دینے میں کامیاب ہو جائے تو البتہ اسوقت سلطنت برطانیہ کے لئے نہایت سخت خطرناک شکل در پیش آجائیگی۔ مگر جیسا کہ ایسی بے ایمانی کا روکنا مشکل ہے۔ ویسا ہی ایک ہی وقت ساٹھ ستر انگریزی جہازوں کا اس دام فریب میں پھنسنا بھی محال ہے۔ پس اگر ایسی غداری سے کوئی سلطنت دو چار برٹش آہنی جہازات کو غرق بھی کر دے تو گو اس سے بھی کروروں روپیہ اور ہزاروں جانوں پر پانی پھر جاتا ہے۔ مگر سو سوا سو آہن پوشوں میں سے دو چار کا معدوم ہونا کنکھجورے کی ایک ٹانگ ٹوٹ جانے کے برابر ہے۔ البتہ یہ عقدہ کسی قدر حل طلب ہے کہ جب انگریزوں کی بحری طاقت کی بے حد فوقیت اور زیادتی سے کسی دوسری سلطنت کو اُن سے ایسی غداری کا شبہ پیدا نہیں ہوا یا پیدا ہو تو اُسنے ظاہر نہیں کیا تو اب انگریزوں کو روس کے والنٹیر فلیٹ میں بیس پچیس دخانی جہازوں کی زیادتی سے ایسا اندیشہ کس لئے پیدا ہو گیا ہے۔ کیا روس سابق میں ایسی بے ایمانیوں کا مرتکب ہو چکا ہے؟ یا خود انگریز بمصداق چور کی ڈاڑھی میں تنکا اپنی ضمیر سے خود ہی کانپ رہے ہیں

روسی والنٹیر فلیٹ کے جہازات سردست تجارتی جہاز ہیں۔ لیکن بوقت ضرورت جنگی جہازات بنائے جا سکتے ہیں۔ انگریزوں کا خیال ہے کہ والنٹیر فلیٹ دراصل روسی صیغہ امیر البحری کے تابع ہے اور اُسی کی صلاح و مشورہ سے نئے جہاز پسندیدہ نمونوں پر تیار کرائے جاتے ہیں +

مگر چونکہ بروئے معاہدہ روسی جنگی جہاز ابنائے ڈارڈنیلز سے گذر نہیں سکتے۔ اس لئے ان جہازوں کو جو اصل جنگی اغراض کے لئے تیار کئے جاتے ہیں بظاہر تجارتی جہاز بنایا جاتا ہے

انگلستان کی بحری عظمت کا ثبوت اس سے بڑھکر کیا ہو سکتا ہے کہ جشن جوبلی کی تقریب پر بندر پورٹسموتھ میں ۱۶۰ انگریزی جنگی جہاز جمع ہونگے۔ جن میں سے صرف دس ایسے ہیں جو سنہ ۱۸۸۷ء کی جوبلی کے ریویو میں موجود تھے + باقی سب نئے ہیں اور اسوقت موجود نہ تھے۔ علاوہ بریں اس قدر جہازوں کے ایک جا جمع ہونے پر بھی مختلف انگریزی بیڑوں کی طاقت میں جو دنیا کے سمندروں پر متعین ہیں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور بدستور سابق پوری جمعیت و طاقت سے اپنے اپنے حصوں میں موجود رہیں گے +

جنگی جہازوں کی بڑی بڑی قسمیں یہ ہیں۔ بیٹل شپ یعنے مصافی جہاز۔ حفاظت سواحل و بنادر کے جہاز۔ کروزر جہاز۔ جن کا بڑا فرض گشت کرنیکا ہے۔ اگن بوٹ۔ تارپیڈو کشتی تارپیڈو و اگن بوٹ اور تارپیڈو غرق کرنیکے جہاز۔ باربرداری اور ڈاک وغیرہ کی جہازات ان سے علاوہ رہے۔ بیٹل شپ لازمی طور پر آہن پوش ہوتے ہیں۔ حفاظت سواحل کے جہاز عموماً اور کروزر خال خال زرہ پوش ہوتے ہیں۔ انگلستان کی پاس مصافی آہن پوش جہاز درجہ اول ۲۹- درجہ دوم ۷، درجہ سوم ۲۱- جملہ ۵۷ جہاز ہیں۔ فرانس اور روس دونوں کی پاس مصافی جہاز درجہ اول ۲۴- درجہ دوم ۱۳ درجہ سوم ۱۴ جملہ ۵۱۔ یعنی انگلستان کی پاس دونوں کی مجموعی طاقت سے بھی ۶ جہاز زیادہ ہیں اور یہی نسبت زیادتی کی تقریباً دوسری اقسام کے جہازوں میں پائی جاتی ہے +

انگلستان کا بحری سالانہ خرچ سال گذشتہ میں ۲۱۸۲۳۰۰۰ پونڈ ہوا جرمن کا فقط ۹۲۶۹۷۰ پونڈ۔ سنہ ۱۸۷۲ء میں اُسنے بیس لاکھ خرچ کئے تھے۔ یعنی ۲۵ برسوں میں جرمن نے بحری خرچ گنے سے زیادہ بڑھا دیا ہے۔ انگلستان کی بحری طاقت میں اگر کوئی مخدوش عنصر ہے۔ تو وہ آدمیوں کی کمی ہے اور زیادہ افسوس یہ ہے کہ وہ کمی جلدی دور ہوتی نظر نہیں آتی +

جنوبی امریکہ کی جمہوری (عیسائی) ریاست ایکواڈور کے پریسیڈنٹ ڈی کل پادری صاحبان کی سازشوں سے تنگ آکر جو رعایا کو گورنمنٹ کی برخلاف بہڑکانا اپنا اہم فرض سمجھے ہوئے تھے اُنکو تمام قلمرو سے خارج کر دئیے جانیکا حکم صادر کیا ہے۔ جن نیک بختوں کا

مراسلات

مندرجہ ذیل خط حاجی سیٹھ قاسم صاحب ہندی تاجر بزبان فارسی ہمکو بغداد سے روانہ فرماتے ہین جس مین اعلی حضرت امیر المومنین کے اوصاف وفضایل کا ایک شمہ بیان کیا گیا ہے۔ ہم اس خط کو بجنسہ بڑی خوشی سے ذیل مین درج کرتے ہین۔ اڈیٹر)

بخدمت جناب مشفق مہربان صاحب سلامت بودہ باشند

بعد آرزوے ملاقات واضح باد کہ کتاب معروضہ مظالم آرمینیا کہ تالیف آن مشفق است دیدہ بسیار خوشنود گشتم و معلوم میشود کہ آن مشفق بسیار محب دین مبین احمدی ہستند بتوسط اخبار موسومہ (وکیل) کہ از امرتسر بہ بغداد شریف براے بعض کسان می آید دیدہ مطالعہ کردم الحق صداقت آن مشفق معلوم شد۔ لیکن معلوم میشود کہ اخبارات بغداد چندان بزودی و صحیح بآن برادر نمی رسند و از عدالت علیہ عثمانیہ کہ در حق اہل اسلام است بتمام علم ندارند کہ آن خلیفہ روی زمین وکیل رسول رب العالمین سلطان المعظم غیر آنکہ در حق بندۂ مسلمان کہ رعیت حاکمانہ او است در حق اہل اسلام ہنود و افغان نیز عدالت و الطاف خدا پسندانہ خود را کہ میراث آل عثمان است بتمامہا اجرا میکنند و بندہ فقط از شفقت کہ آن برادر در حق اہل اسلام دارند احوالی دولت علیہ عثمانیہ و خصوصاً احوال بغداد بنویسم کہ آن برادر در اخبار نامور وکیل اہل اسلام را تتمۂ از احوال سلطنت سنیہ خبردار فرمایند تا آجر عظیم الشان خواہید شد اول آنکہ جنگے کہ فی الحال مابین دولت العلیہ و دولت یونان است قدرے بیان میکنم برادر البتہ سبب جنگ را شنیدہ باشید و نیز احوال تجاوزات یونان کہ بکرٹ کردہ بود مطلع ہستند لیکن از مغلوبیت یونان ہنوز خبر کامل ندارند پس بندہ صورت چند تیلغراف کہ از مشیر دولتلو ادہم پاشا حضرت لری بخدمت مشیر عراق دولتلو رجب پاشا حضرتلری ہر روز بلکہ در روزے دو سہ تیلغراف مے آید و ہر روز در مطبع بغداد طبع شدہ با ہالی اعلان و اشتہار کردہ میشود و نیز ہر تیلغراف بیک قمری در شہر فروختہ مے شود و یکچند از آنہا گرفتہ و از لسان ترکی بلسان فارسی ترجمہ کردہ درج کاغذ میکنم اولاً آنکہ بہشتم ماہ ذالحجہ سنہ حال از یونان شہر ولستین بلادیہ و آن شہر مہم و تجارتگاہ یونان کہ بمنزلہ مفتاح یونان است و غلوس ہولو از سایہ سطوتوایہ جناب خلافت پناہی ضبط و تسخیر شد۔ سفیرہاے دول یورپ متعینہ غلوس سفیر انگلیز و سفیر فرانس را از طرف خود وکیل ساختہ بخدمت عالیحضرت مشیر پاشا مشیر دولتلو ادہم پاشا حضرتلری فرستادہ التجا و التماس کردند کہ ما را در امان خود نگہدارند و از ہجوم عساکر نصرت مآثر عثمانیہ در حفظ خود نگہدارند پس پاشا مشار الیہ آنہا را بزبان سلیس جواب دادہ رخصت فرمود و از خزینۂ غلوس سی ۳۰[1] لکھہ پونڈ و دو ہزار و نود و پنج صندوق پر از گلہ تفنگ و صد توپ و دیگر مہمات عسکریہ گرفتہ ارسال استانبول نمود و الحمد للہ و المنہ درین روزہا در اکثر جایہا عساکر یونانی بلا محاربہ شہرہا را ترک کردہ روے فرار پیش میگیرند و حتی در وقت فتح شہر چتالجہ فرسالہ کہ بسیار شہر مشہور یونانی است یعنی در چہارم شہر ذالحجہ چون شہر را حضرت مشیر افخم دولتلو ادہم پاشا حضرتلری فتح فرمودند در اسٹیشن چتالجہ رفتہ دیدند کہ دشمن فرار نمودہ و در اسٹیشن از ترس جان خود بسیار نان کلچہ کہ براے پانزدہ ہزار نفر تیار کردہ بودند معہ ذخیرہ گدام و دیگر مہمات و اشیا را ترک کردہ بودند این ہمہ را حضرت مشیر گرفتہ تسلیم عسکر خود فرمودند الحاصل از روزیکہ جنگ شروع شدہ تا امروز کہ مقدار بیست و پنج روز میشود از یونان بلطفہ تعالی و بظل ظلال الخلافۃ المستقلہ بہ السطوۃ عساکر المظفرۂ سلطانیہ ہفت شہر بزرگ عظیم الشان و بقدر دہ شہر وسط و ہشت شہر خورد و دیگر قصبہ و دیہہ ہاے بسیار ضبط و تسخیر نمودند کہ اسمہاے بعض از آن ہا درج مکتوب کردہ میشود طرنوہ یعنی شہر ترخالہ چتالجہ غلوس ولستین - میلوانہ یلوجہ زارق - صو باشی کوئی - سولوجہ تورہ قوانیہ لی - باجای چتارلی - دردہ قیہ ارتیہ و ہمچنین دیگر بسیار ضبط شدہ اند دیگر خوشترین مژدہ ہا آنکہ پیشتر ازین بقدر سہ سال از امراے افغانستان وزیر زادہ عبد العزیز خان و عبد الرزاق خان ہر دو برادر در بغداد آمدہ نزد والی عراق یعنی فرمان فرمائی بغداد رفتہ استدعاے رعیت شدن کردند پس والی پاشا حضرتلری بسیار مرحمت کردہ ایشان را تحسین و مکالمہ فرمودند و براے ہر یکے از ایشان سہ نیم پونڈ یعنی پنجاہ پنجاہ روپیہ ماہانہ تنخواہ مقرر فرمودند لکن چونکہ وزیرزادہ ہاے موصوف بعمر خورد بودند یعنی بزرگ چہاردہ و خورد سیزدہ سالہ بود استدعاے مکتب عسکری نمودند پس اینہا با امر و ارادہ مشیر افخمی در مکتب عالیہ رشدیہ عسکریہ داخل شدند و درین مکتب پنج سال میخوانند لکن مشار الیہم از بسکہ ذکی و فطین بودند دریکسال مکتب مذکور را تمام نمودہ شہادت نامہ یعنی سارٹیفکٹ گرفتند بعد از آن برادر کلان وزیرزادہ عبد العزیز خان در مکتب اعدادیہ ملکیہ شاہانہ داخل شد کہ درین مکتب مقدار ہفت سال خواندہ استانبول خواہد رفت و در آنجا نیز در مکتب ملکیہ شاہانہ قدری خواندہ برتبہ ڈپٹی کمشنری والیس بغداد خواہد آمد و برادر خورد وزیرزادہ عبد الرزاق خان استدعاے مکتب اعدادی عسکری کرد لیکن درین مکتب اعدادی عسکریہ شاہانہ غیر از مردم اصل اہل عثمانی و مسلمانان ترک دیگر کسے را قطعیاً داخل نمیکنند پس حضرت مشیر افخم تخصوص در بارہ مکتب براے جناب خلافت پناہ تیلغراف زدند از آنجا جواب مخصوص آمد کہ جمیع اہل اسلام خواہ افغان و خواہ ہندی باشند ہر نوکری کہ بخواہند باید بلا توقف دادہ شود و الحال کہ وزیرزادہ عبد العزیز خان استدعاے مکتب ملکیہ و برادرش استدعاے مکتب عسکریہ کردہ بلا توقف بعزت و اکرام قبول آن مکتب ہاے مذکور کردہ شوند و تنخواہ ہاے ایشان نیز زیادہ کردہ چہار چہار پونڈ دادہ شود پس برین برادر بزرگ در مکتب ملکیہ و برادر خورد در مکتب عسکریہ داخل شد۔

برادرا این عدالت و مرحمت حضرت سلطان را بہ بینید و فکر و اندیشہ کنید کہ در مکتب اعدادی عسکریہ ہر بچہ یکصد و پنجاہ روپیہ ماہانہ تنخواہ دادہ میشود لیکن ازین تنخواہ براے ہر پسر رخت زمستان و تابستان و یک یک نوکر مقرر کردہ میشود و باقی تنخواہ بخود پسر دادہ میشود برادر این مرحمت را بہ بینید کہ چون وزیرزادہ در مکتب اعدادی عسکریہ شاہانہ داخل شد آن تنخواہ کہ چہار پونڈ است ہم این تنخواہ مکتب باو اعطا کردہ میشود و الحال مشار الیہ در صنف منتہی است یعنی امسال این مکتب را نیز تمام خواہد کرد و بعد از آن با ارادہ حضرت خلافت پناہی عازم استانبول خواہد شد و نیز خرچ راہ بہر پسر از جانب حضرت شہنشاہی فاضلہ از تنخواہ بیست بیست پونڈ دادہ میشود و نیز شنیدہ باشید کہ بعد از خواندن مکتب اعدادی عسکریہ در استانبول در مکتب حربیہ شاہانہ سہ سال بخوانند و بعد از آن نایل برتبہ کپتانی میشوند پس مشار الیہ وزیرزادہ عبد الرزاق خان افغان عنقریب برتبہ کپتانی واپس بہ بغداد خواہد آمد و این مرحمت کہ سلطان المعظم در حق ایشان کردند جمیع دول یورپ ازین حسد بودند کہ این خلیفہ حضرتلری چرا اینقدر ملت پرور است کہ مردم افغان را فقط براے آنکہ اہل اسلام ہستند این قدر خاطرداری کرد۔ برادرا باید اہل اسلام کہ بہ بینند این مرحمت خلیفہ روی زمین را و نمیدانم بعد از آن کہ مشار الیہم رتبہ گرفتہ واپس بغداد بیایند با این ہا چہ معاملہ کردہ شود۔ لیکن اکثر افواہ عام آنست کہ خلیفہ روے زمین ایشان را بسفارت در ہندوستان مقرر خواہند فرمود۔ چرا کہ ایشان از احوال ہندوستان و وطن اصلی شان افغانستان خبر و اطلاع کامل دارند و اینہا نواسۂ سردار وزیرزادہ محمد اکبر خان اند کہ الحال مشار الیہ در پشاور است و برادرش سردار وزیرزادہ نواب محمد افضل خان نجم الہند مرحوم است کہ بر وفات آن مرحوم گورنمنٹ انگریزی بسیار تاسف اظہار می نماید و پدرش وزیر نظام الدولہ وزیر اعظم وزیر عثمان خان صدوزی مرحوم وزیر شاہ شجاع پادشاہ افغانستان بود کہ این ہا نیز از خاندان سلطنت افغانستان اند پسرہاے وزیر مرحوم یعنی سردار وزیرزادہ محمد اکبر خان و سردار وزیرزادہ محمد عمر خان و مرحوم سردار وزیرزادہ نجم الہند

---

[1] تیس لاکھ پونڈ تو یونانی خزانہ مین بھی موجود نہین۔ ضلع وولو کی خزانہ مین کہسے آگئی غالباً نامہ نگار نے پیاسٹر کو غلطی سے پونڈ لکھدیا ہے۔ اڈیٹر۔

نواب محمد افضل خان وسردار وزیرزاده کرنیل محمد اسلم خان که هر چهار برادراند در پشاور به نوکری انگریزیه مشغول شدند لکن نواسه هائے سردار وزیرزاده محمد اکبر خان یعنی سردار وزیرزاده عبد العزیز خان وسردار وزیرزاده عبد الرزاق خان که از خوردی شوق نوکری خلیفه روے زمین وشوق آموختن لسان ترکی داشتند از جد خود رخصت گرفته به بغداد شریف در سنه ۱۳۱۱ه یعنی ۳ سال قبل ازین آمده نایل الطاف حضرت شهنشاه معظم وسلطان مکرم گشته به برادرا واضح باد که درین ایام بطرف بصره وحجه وقطیف که از بلاد عثمانی است بسیار مردم هند وافغان سپاهی پولیس که بلسان ترکی ضبطیه میگویند - موجود است ودرینجا در بلاد علیه عثمانیه تنخواه سپاهی بست وپنج روپیه مے باشد وبکمال خوشی امرار وقت مینمایند - والحال در بغداد ودر شام بسیار افغان هائے تنخواه دولت گرفته بکمال خوشی وسرفرازی نشسته اند از انجمله سردار غلام محمد خان صاحب درانی که در شام شریف مقیم هستند فقط از جهت آنکه از امراے افغانستان هستند ودر زمان امیر عبد الرحمن خان فرار نموده اند پنجاه پوند عثمانی ماهانه میگیرند وعلاوه برین پسرانش علیحده علیحده نوکری در حکومت دارند وتنخواه هائے فراوان میگیرند وهمچنین در بغداد الیوم مقیم شهزاده آغا جان وشهزاده محمد اعظم خان افغان هر یک جداجدا ده پونڈ وایضاً عبد الله غلجائی افغانی بمعه پسرانش حاجی عبد الرحیم وسرور وخیران قدرن سرور وپسر عبد الرحیم عبد العزیز ولپسر ماهانه شان محمد اکبر ودیگر از متعلقات ایشان بلا عبد المجید صاحب ده پونڈ ماهانه میگیرند فقط براے آنکه عبد الله مرد پیر وحاجی واسلام وغریب الوطن است مومی الیه از دهقان هاے مشهور هرات است عبد الله وپسر بزرگ اش حاجی عبد الرحیم مدتے بباغ شکرده دهقان بودند وقریب سی صد روپیه کابلی نیز جمع داشتند ومیگویند اجداد ایشان قراهتی بخانهاے غلجائی داشتند ودر سنه ۱۲۹۶ه عبد الله در کابل آمده بخدمت سردار ایوب خان پسر امیر مرحوم افغان مصروف شد ومیگویند قپوچی حرم خاص بود ودرین زمان آل وعیال خود را ونیز از شکردره طلبیده بود وپس چون سردار مشار الیه فرار شده بطهران رفت عبد الله بمعه پسر الثق همراهش رفت والحاصل چون بغداد رسیدند دران وقت میگویند عبد الله میر آخور خاص سردار بود وچون مردے صوفی ومرد متدین بود روز بروز رو بترقی داشت حاسدان ازین حسد برده بخیانتے متهم اش کردند بنا برین سردار حاجی عبد الله بیچاره را عزل فرموده خود راه هندوستان پیش گرفت پس حاجی عبد الله نزد نقیب الاشرف رفته التجا نمود و نقیب صاحب نیز بر آنکه مومی الیه یکے از پیش خدمتان سردار بوده نزد فرمان فرما رفته ماهانه ۱۰ پونڈ از بیت المال برایشان مقرر فرمود وفی الحال در بغداد مقیم مولوی الله صاحب پنجابی فقط براے آنکه عالم است چهار پونڈ ونظام الدین افغان چهار پونڈ وسلطان محمد دورک افغانی سه پونڈ میگیرد واین از فقیرهاے کوهستان افغان بوده بطلب رزق پشاور آمده ودر آنجا مدتے در نوکری هندوی بود وپس ازان براولپنڈی آمده نزد شیخ الاسلام سابق افغانستان قاضی خانملو خان عبد السلام خان سائیس شد ومدتے در آنجا بود بعد ازانکه پسر قاضی مسمی عبد الحلیم خان را همراه خود فرار کرده بمبئی رفت ودر آنجا از عرب ها پرسش بغداد نمود وچون از انها صفت بسیار شنود بغداد آمده بزیارت حضرت غوث اعظم جائے گرفت بعده عبد الله غلجائی بخدمت النقیب الاشرف رفته نقیب صاحب نیز نزد فرمان فرما وزیر حاجی حسن پاشا رفته براے عبد الحلیم خان پسر قاضی ۳ لیره تنخواه کرد وسلطان محمد نیز بخدمت ادمی بود لکن چون پسر قاضی هندوستان برفت سند تنخواه را بنوکرش سلطان محمد داد ونقیب صاحب نیز بفرمان فرما عوض نمودند که این مرد غازی فقیر وغریب الوطن است تنخواهے که به پسر قاضی اعطا میفرمودید بنوکرش کرم نمایند برادرم به بینید این مرحمت را که تنخواه عبد الحلیم خان را بنوکرش سلطان محمد داده اند سه پونڈ که پنجاه ویک روپیه میشود ومرقوم در ملک خود پنج روپیه نوکری نداشت ودر تمام هند کسے او را بسائیسی نیز قبول نمیکرد ودرینجا مفت نشسته پنجاه ویک روپیه ماهانه از بیت المال تنخواه میگیرد - الحاصل برادرم فقط درین بغداد بغد سی وپنج نفر افغانی وهندی تنخواه بلا نوکری دارند وهمچنین در سائر بلاد حضرت خلیفة المسلمین بهزارها بلکه بلکها مسافرها تنخواه دولت گرفته بدعاے دولت ابد مدت علیه عثمانیه مصروف میباشند در شام شریف مقیم محمود دبیده افغان پسر سردار غلام محمد خان صاحب درانی را وعبد الباقی خان افغان را یک تمغهٔ مجیدی اعطا کرده شد ووالیسرای بغداد دولتلو عطاء الله پاشا به دوره بر آمده عازم کربلائے معلی گشته ودر جاے خود مود تلو قاضی افندی حضرتلری ما وکیل کرده اند - واضح باد که مراتب عالیه عثمانیه برین وجه میباشد درینجا از کپتان گرفته همه را بیان مے نمایم یوزباشی یعنی کپتان آلائی میجر یعنی صول قول اغاسی وبعد ازان صاغ قول اغاسی یعنی لیفٹننٹ کرنیل بینباشی یعنی کرنیل بین بلفظ ترکی هزار وباش یعنی سر باشی یعنی افسر هزار نفر که در لسان انگریزی کرنیل میگویند بعد ازان قایم مقام بیک عسکری یعنی لیفٹننٹ جرنل میرالای بیک یعنی بریگیڈیر جرنل میرلوا پاشا که در لسان فرانسه جنرال ودر انگریزی جرنل لارڈ فریق پاشا که در لسان فرانسیز گراند جنرال) یعنی لارڈ اعظم والیسرای وزیر سلطان المعظم مشیر پاشا که در فرانسه (مارشال) میگویند که الیوم جمیع عسکر فرانس تحت قماندهٔ یک مارشال است خلیفه اسلام سلطان المعظم در جمیع ملک خود هفت مارشال یعنی هفت مشیر دارد - وفریق پاشا ومیرلوا پاشا اینها همه زیر دست مشیر پاشا میباشند که هر مشیر رتبهٔ وزیر اعظم داشته میباشد وهر مشیر مثل سر عسکر خود مختار میباشد ودرین هفت مشیر یک سر عسکر هست وبعد ازان قوماندان اعظم حضرت خلیفة المسلمین وکیل رسول رب العالمین حضرت سلطان المعظم است که بران غیر از خداوند کریم دیگر کسے بزرگ نیست ومراتب ملکیه برینوال است در هر صوبه یک والی یعنی فرمان فرما ویسرائی زیر دست هر والی دو یا سه یا چهار متصرف پاشا یعنی گورنر جنرل میباشد وزیر دست هر متصرف چار پنج قایمقام ملکی میباشد وقایمقام ها قایمقام درجه اول یعنی گورنر درجه دویم لفٹننٹ گورنر ودیگر ها کمشنر میباشد وزیر دست هر قایمقام چهار پنج مدیر یعنی ڈپٹی کمشنر وکمشنر وزیر دست مدیر چهار پنج مختار یعنی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر وڈپٹی وزیر دست آنها شیخ میباشد وافسر اینهمه والی پاشا است یعنی فرمان فرما وغیر ازین دیگر بسیار حاکم ها مثل جج ومجسٹریٹ بسیار بهزارها موجود هستند برادرم بنده اگرچه اصلم از هندوستان است پنجاه سال در ملک خود بمبئی بودم لیکن درین مدت بتجارت عربستان وناطول مشغول میباشم واز احوال دولت علیه عثمانی وقوف تمام دارم ولسان ترکی وعربی نیز آموخته ام و حالا مدت سه سال است که از بیروت بمعه مال تجارت بغداد آمده مقیم گشتم واز احوال بغداد بکمال واقف گشتم ونزدیکے از هندی ها اخبار مشهور (وکیل) را دیده مطالعه نمودم وبسیار خوشنود گشته بنده نیز شمهٔ از احوال بغداد نوشته ارسال نمودم که آن مهربان در اخبار نامی **وکیل** درج نموده اهل اسلام را اطلاع نمایند وانشاء الله تعالے در بستم ماه ذالحجه بمعه مال تجارت روانهٔ شام شریف خواهم گشت انا آنجا نیز چند سخن صحیح وعجیب که لایق درج کردن آن اخبار نامی باشد ارسال خواهم نمود واز اخبار آن مهربان معلوم میشود که بسیار شوق احوال عجیب وغریب دارند لکن در هر اخبارے که می آید خبر بغداد کم دیده میشود بنا برین مردم هندوستان بالکل از احوال بغداد خبر نمیشوند وخصوصاً از مرحمت حضرت خلیفه که در حق اهل اسلام بے نهایه وعجائب تر خبرها آنست که بالا متعلق وزیرزاده عبد العزیز خان ووزیرزاده عبد الرزاق خان افغان درج کردم واز مرحمت حضرت عالیجناب شمهٔ بیان نمودم - لکن ع شنیده کے بود مانند دیده - الحاصل احوال ایشان لایق اخبار شما است والسلام

الراقم سیٹھ قاسم میمن هندی بمبئی والا

حصار - جناب ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم ورحمة الله - تمام پنجاب میں قحط کا بہت بڑا اثر ضلع حصار پر پڑا ہے - میرے خیال میں شاید ایسا مفلوک الحال اور مصیبت زده کوئی مقام

شکل سے ہوگا - مگر اسحالت میں بہی اس ضلع کے مسلمانوں کی وہ دلی محبت اور وہ اسلامی جوش جو انکو اپنے خلیفہ اپنے روحانی پیشوا امیر المومنین خلیفۃ المسلمین سلطان المعظم شہنشاہ ٹرکی خلد اللہ ملکہٗ وزاد اللہ حشمتہ کے ساتھہ ہے جوش مارے بغیر نرہا اور اس ہمدردی نے جو ہر ایک شخص کے دلمین اپنے ان مسلمان بہائیون کے ساتھہ ہے جنکو ہمارے خلیفہ معظم کی رعایا ہونیکا فخر حاصل ہے انکو اگرچہ بہت دیر بعد اس تجویز پر جسکی تحریک کرنیکا فخر پنجاب میں سب سے پہلے آپکو عنایت ہوا کاربند ہونے بغیر نرہنے دیا - تحصیل سرسہ کی کارروائی جو اخبار مین درج ہو چکی ہین نے بڑے شوق سے پڑہی اللہ تعالی ان ہمدردان قوم کو جو تندہی کے ساتھ اس نیک کام مین حصہ لے رہے ہین نیک اجر دے - حصار مین جو کارروائی اس نیک کام کے متعلق ہوئی اسکو مین پبلک کی خدمت مین عرض کرتا ہون -

۱۱ - جون ۱۸۹۷ء کو جمعہ کے روز نماز کے پہلے اعلان کر دیا گیا تہا - کہ تمام مسلمان جامع مسجد مین ہوکر جناب باری تعالی مین اس فتح کا شکریہ ادا کرین جو سلطان المعظم کو اسوقت یونان پر حاصل ہوئی ہے - چنانچہ نماز کیوقت سے پہلے ہی جوق در جوق مسلمان جامع مسجد مین جمع ہونے شروع ہوئے نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہمارے مخدوم و مکرم جناب مولانا صاحب ممبر پر کہڑے ہوئے اور مختصر مگر فصیح و بلیغ تقریر مین بیان فرمایا کہ ہمارا سلطان المعظم سے کیا تعلق ہے اور شکریہ کا دوگانہ ادا کرنا اور سلطان کے لئے دعائین مانگنا کیون ہمارے لئے زیادہ ضروری ہے - جناب مخدوم نے جسوقت مظلوم مسلمانان کریٹ کی حالت بیان فرمائی اور پہر انکی امداد کی ضرورت پر تقریر کی تو ہر ایک متنفس کی آنکہون سے آنسو جاری تہے کوئی سخت سے سخت دل آدمی بہی ایسا نہ تہا کہ مولانا صاحب کی یہ موثر تقریر اسکے دل پر اثر نہ کر گئی ہو - اور اسکی آنکھون سے بے اختیار آنسو نہ ٹپک پڑے ہون -

شکریہ کا دوگانہ ادا کیا گیا اور جناب سلطان المعظم شہنشاہ ٹرکی کی ترقی دولت و حشمت کے لئے صدق دل سے دعا مانگی گئی - اس کے بعد کریٹ کے مسلمانون کے لئے امدادی چندہ کی فہرست کہولی گئی - گو قحط کے سبب سے چندہ کی تعداد بہت قلیل ہے مگر نہ ہونے سے کچھہ ہونا بہر حال بہتر ہے - جو کچھہ وصول ہوا ہے ارسال خدمت کرتا ہون - مبلغ ۸۴ روپیہ ارسال ہین - جو کچھہ آیندہ وصول ہوتا جاویگا بہیجتا رہونگا +

راقم ایک مسلمان از حصار

چندہ کریٹ

جناب اڈیٹر صاحب اخبار وکیل - تسلیم - اخبار وکیل مورخہ ۲۴ مئی جس مین سرسہ ضلع حصار کے عالی ہمت مسلمانون کی بلند ہمتی اور فیاضی کی مختصر کیفیت درج ہی جب مجھے موصول ہوا - اسوقت چند مسلمان اور سکھہ زمیندار میرے پاس بیٹھے ہوئے تہے - مینے انکو کریٹ کے مظلوم مسلمانون کے دردناک حالات سنائے سرسہ و دیگر مقامات کے ہندو و مسلمان بزرگ ہمت اصحاب کی ہمدردی کا ذکر کیا تو سب نے بلا تمیز مذہب حسب توفیق اس کار خیر مین شرکت کی آمادگی ظاہر کی - اور تہوڑی دیر مین باشندگان دیہہ نے ؁ کا غلہ جمع کر لیا - جس کو فروخت کر کے زر چندہ مرسل خدمت ہے یہ رقم گو بہت قلیل ہو مگر ایک چہوٹے گانون سے جسکو کئی برسون قحط و خشک سالی نے تباہ کر دیا ہو - اسقدر روپیہ جمع ہو جانا بہی غنیمت سے ہی - علاوہ برین جو فراخدلی انسانی ہمدردی اور شرافت یہان کے آٹھہ سکھہ زمیندارون نے ظاہر کی ہے اسکی نظیر مشکل سے ملیگی - چندہ دہندگان کے نام معہ رقم وصول شدہ ذیل مین درج کئے جاتے ہین - اس مختصر سی بستی کے باشندون کی عالی ہمتی سے دیہات ملحقہ مین بہی اس نیک کام کی تحریک شروع ہو گئی ہے - جو امید ہے بے اثر نہ رہیگی - الراقم سنا اللہ از موضع انعام آباد ضلع گوجرانوالہ

سنا اللہ — سید حیات محمد — جہنڈا زمیندار — کالو زمیندار — کالو تانی — وستاری زمیندار

بہاول زمیندار — سمجنی زمیندار — سمندا زمیندار — قاسم زمیندار — سجادہ کہرل — لہنا زمیندار

ساون سنگہ زمیندار — نہال سنگہ زمیندار — دال سنگہ و جواہر سنگہ — جیتا زمیندار — امام الدین زمیندار — اللہ دتا زمیندار

صموں زمیندار — جہاپا سقہ — لاہورام کہتری — مصر گہندا — سوہنا کشمیری — بوٹا حجام — ملو حلال خور

الہ دین موچی — بہلو زمیندار — شہرا زمیندار — میزان کل ؁

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم - مبلغ ؁ نقد اور تین سو جلد کتاب تحفہ نادرہ جسکو میں اسغرض سے تالیف و شایع کیا تہا کہ اوسکی فروخت سے جو روپیہ حاصل ہو چندہ مین دیا جاوے مرسل خدمت ہے مینے کتاب کی قیمت عوض مندرجہ بالا کو مدنظر رکہکر ۳ فی جلد رکہی تہی آپ جس قیمت پر مناسب سمجہین اوسے فروخت کر کے زر وصول شدہ رقم چندہ مین شامل کرلین - ؁ کی تفصیل ذیل مین درج ہے - یہ صرف ایک محلہ سے فراہم کئے گئے ہین - کچھہ روپیہ مولوی نظیر حسین صاحب امام جامع مسجد بہی فراہم کر چکے ہین جو غالبًا عنقریب روانہ کرینگے جشن جوبلی سے فارغ ہو کر پہر مجھے یقین کامل ہے کہ مین معقول رقم اس شہر کے باہمت مسلمانون اور نیک دل ہندو اصحاب سے جمع کر کے کریٹ کے ستمدیدہ مسلمانون - اونکے یتیم بچون اور بیوگان اور نیز مجروحین عساکر عثمانیہ کی امداد کے لئے ارسال کر سکونگا - والسلام - خاکسار محمد اکرام اللہ طالبعلم علیگڈہ گوجرانوالہ -

تفصیل یہ ہے - خاکسار اکرام اللہ پانچ روپیہ نقد و تین سو جلد کتاب تحفہ نادرہ - مولوی احمد جان صاحب میان شوق محمد خادم - شجاع اللہ طالب علم اسد اللہ طالب علم ایک نیک دل مسلمان ماسٹر فضل دین میان فضل الدین عطار شاہ زمان خلیفہ صاحب طالب علم میان عبد اللہ جلد ساز تیجا سنگہ نمبردار

جناب سید عبد الغنی صاحب سیالکوٹی جو قصبہ ویر علاقہ ریاست بہرتپور سے مبلغ ؁ روپیہ پہلے ارسال کر چکے ہین ؁ روپیہ اور حسب تفصیل ذیل ارسال فرماتے ہین - جزاہ اللہ خیرا - ناظرین اس فہرست مین بہی چند نیکدل ہندو صاحبان کا نام پاکر غالبًا بہت محظوظ ہونگے خدا انکو جزاء خیر دے -

منشی جواہر خان صاحب ٹہیکہ دار منشی سوہن پال صاحب پٹواری منشی حکم چند صاحب ٹہیکہ دار منشی سنت سنگہ صاحب ٹائم کیپر میان شادی خان صاحب ٹائم کیپر میان رسول بیگ صاحب ٹائم کیپر میان نبی بخش صاحب ٹہیکہ دار سید عبد الغنی صاحب از خانہ سید عبد الغنی صاحب

قصبہ ویر کے چندہ دہندگان کی جو فہرست ۱۳ - مئی کے پرچہ مین شایع ہوئی تہی اوسمین غلطی سے منشی جواہر خان صاحب کے ۸ روپیہ نقد جناب شیخ میران بخش صاحب کے صاحبزادہ کے نام اور صاحبزادہ کے سے روپیہ اونکی والدہ ماجدہ کے نام درج ہو گئے تہے - جسکی اب تصحیح کیجاتی ہے (اڈیٹر)

فہرست زر چندہ جو ابتک وصول ہو کر سپرنٹنڈنٹ اخبار وکیل کے پاس جمع ہوا ہی

شیخ غلام محمد صاحب مالک اخبار وکیل اڈیٹر وکیل بقرعید کے موقعہ پر عیدگاہ مین مالک اخبار اور مسٹر محمد امام الدین صاحب کیمسٹ عبد الاحد صاحب اپیلویس و میان شمس الدین صاحب کی سعی سے جمع ہوا ؁ - ایک نیکدل مسلمان ایک اور نیک مسلمان قیمت کہال و بیشہ ہای جو بقرعید کے موقع پر دفتر وکیل مین وصول ہوئین ؁ روپیہ بعد وضع اخراجات اشتہار و کرایہ و قیمت ٹکٹ ہاے وغیرہ ؁ باقی جمع ؁ روپیہ - معرفت شیخ محمد اسحاق صاحب قیمت کہالہاے قربانی از لاہور ؁ - معرفت جناب صادق حسین صاحب از سرسہ ۲۳ مئی ؁ منشی ولی محمد صاحب معمار موضع کاکڑ ضلع امرتسر ؁ - سید عبد الغنی صاحب سیالکوٹی از ویر ؁ شیخ مبارک علی صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ اکیاب (برہما) ۱۰ - جون ؁ - یوسف جانیا صاحب کلرک از ملک (برہما) ؁ - معرفت جناب منشی صادق حسین صاحب از سرسہ ؁ (۱۱ - جون) چودہری حسین بخش صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ؁ (۱۲ - جون) - معرفت جناب معین الدین احمد صاحب از حصار (۲۱ - جون) ؁ - جناب محمد اسحاق صاحب از بدایون معرفت فنانشل سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور ؁ - معرفت منشی سنا اللہ صاحب از انعام آباد ؁ - معرفت سید عبد الغنی صاحب سیالکوٹی ؁ (۲۳ - جون) - معرفت منشی اکرام اللہ صاحب از گوجرانوالہ ؁ نقد و تین سو جلد کتاب

میزان .. .. ؁

بعض اصحاب نے ابھی تک چندہ دہندگان کی فہرست ارسال نہین کی

تین مہینہ کے عرصہ مین صرف اسقدر رقم کا جمع ہونا مسلمانان ہند کی فیاضی امداد و اولو العزمی کا کچھہ

نمایان ثبوت نہین ہے - یہ درست ہے کہ اکثر مسلمان ناداری سے مجبور ہین اور علاوہ دفتر وکیل کے چند دیگر ہمدرد قوم اخبارات مین چندہ وصول ہو رہا ہے اور اکثر مقامات مین باحمیت مسلمان لوکل کمیٹیان قایم کرکے فراہمی چندہ مین مصروف ہین - مگر پھر بھی ایک ایسے اخبار کے دفتر مین جو کل ہندوستان مین اس تحریک کا بانی مبانی اور جس کے پڑہنے والونکی تعداد ہزارون تک ہے فقط پانچسو پچاس روپیہ کا جمع ہونا ہندوستان کے تمام مسلمانون کی بالعموم اور وکیل کے ناظرین کی کم توجہی کی کافی دلیل ہے - جو کم توجہی معدودے چند عالی ہمتون کی قابل تعریف مستعدی سے اور بھی نمایان ہو رہی ہے اگر وکیل کے کل ناظرین ان بزرگوارون کی طرح فراہمی چندہ کے لئے کمر ہمت باندہ لیتے تو یہ ممکن نہ تھا کہ ان مین سے ہر ایک بالاوسط دس دس بیس بیس روپیہ جمع نہ کرلیتا - جس سے یہ رقم اب تک ساٹھ ستر ہزار روپیہ تک پہونچ چکی ہوتی - کیا یہ مسلمانون کے لئے کچھہ کم خفت کا موجب ہے کہ زبانی شیخیان بگھارنے والے تو ہزارون لاکھون ہون - مسجدون مین دعائین مانگنے کے لئے جم غفیر جمع ہو جائین اور جیب سے کوڑی کھولنے کے وقت تمام ہمدردی رفو چکر ہو جائے کیا یہ مسلمانان ہند کے لئے شرم کا مقام نہین ہے کہ اوسی انگلستان سے جسکی نسبت عام مشہور ہو رہا ہے - کہ اوس نے یونان کو کریٹ پر قابض ہونے اور سلطنت علیہ سے جنگ کرنے پر آمادہ کیا تھا اب تک لاکھون روپیہ مسلمان مظلومان کریٹ اور مجروحین عساکر قاہرہ کی امداد کے لئے ٹرکی مین پہونچ گئے ہون اور پہونچ رہے ہون - اور یورپ کا کوئی عیسائی ملک ایسا نہ ہو جہان سے زرخطیر مظلومونکی دستگیری کے لئے وصول نہ ہوا ہو - حتی کہ یہودی تک ہزارون روپیہ سے امداد کر رہے ہین . . . . اور ہندوستان کے ۶ کروڑ مسلمان جنہون نے زبانی ہمدردی کے نعرون سے کرہ ہوائی کو بھر دیا ہو اس وقت تک پچاس ہزار روپیہ بھی جمع نکر سکے ہون - یہ درست ہے کہ سابقہ جنگ روم و روس کیطرح اس موقعہ پر اکثر سرغنایان قوم جشن جوبلی مین از سر تا پا منہمک ہونیکی وجہ سے اب تک اسطرف متوجہ نہین ہو سکے - حالانکہ اگر وہ ستم رسیدگان اور مجروحین کی دستگیری کے لئے اسقدر کوشش کرتے جسقدر کہ چراغان اور دیگر محض نمایشی کامونپر کیگئی ہے تو لامحالہ حضور قیصرہ ہند کو جہانتک انکی ذات والا صفات کو تعلق ہے اوس سے نسبتًا بہت ہی زیادہ خوشی حاصل ہوتی - لیکن اب جوبلی کے بخیریت گذر جانے پر امید ہے کہ وہ تلافی مافات سے دریغ نہین کرینگے -

اس موقعہ پر ہم اون اصحاب کو بھی جو امداد کا وعدہ کرکے اب تک خاموش بیٹھے ہین ایفاے وعدہ کی یاد دہانی کر دینا مناسب سمجھتے ہین - اور جناب حکیم امین الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا پشاور سے جنہون نے اپنی قومی ہمدردی کا ایک اور بدیہی ثبوت دیا ہے - التماس کرتے ہین کہ اگر وہ زر موعودہ ٹرکی روانہ نکر چکے ہون تو اب براہ راست یا جس طریق سے مناسب سمجھین اوسے روانہ کرکے دیگر مسلمانون کو عملی طور پر تحریک کرین +

ہم اپنے اخبار کے پروپرائیٹر اور دیگر معززین شہر سے بھی امید رکھتے ہین کہ انکی ہمدردی اور مستعدی کا خاتمہ بھی اپنی گرہ سے کچھہ رقم دینے یا عید کے موقعہ پر سوا سو روپیہ جمع کر لینے پر نہ ہو جائیگا - بلکہ اس کار خیر مین پوری سرگرمی سے مصروف رہکر امرتسر جیسے عظیم الشان شہر کے حسب حال ایک معقول رقم فراہم کرنے مین کامیاب ہونگے - اس شہر سے سنہ ۱۸۷۷ء مین بیس ہزار سے زیادہ روپیہ جمع ہوا تھا - لیکن موجودہ خاموشی و بے توجہی سے کیا شہر اور اہالیان شہر کی کمال بیکسی نہ ہوگی - کریٹ کے مسلمانون کی مظلومیت کے متعلق جو تحریرین وکیل مین شایع ہو رہی ہین انکی کامل تصدیق خود ایک منصف مزاج انگریز کی تحریر سے ہوگئی ہے جس کا بجنسہ ترجمہ ہم اس ہفتہ کے اخبار مین درج کر دیا ہے تاکہ اب کسی نیک ظن رکھنے والے صاحب کو عیسایان کریٹ کے جور و ستم اور وہان کے عاجز و درماندہ مسلمانون کے مفلوک الحالی اور مظلومیت کی روایتون کی نسبت مبالغہ آمیز ہونیکا شک نہ رہجائے - والسلام علی من اتبع الہدی -

محمد امتیاز علی خان صاحب طالب علم میرٹھ کیطرف سے ۱۴ جون کے وکیل مین جو التماس بغرض امداد شایع ہوئی تھی - اوسکے جواب مین حکیم امین الدین صاحب ۲۰ - جون کو پشاور سے تحریر فرماتے ہین کہ اگر سایل قابل امداد ہو اور وہ اڈیٹر وکیل کا اسبارہ مین اطمینان کر دے تو وہ یکم جولائی سنہ ۱۸۹۷ء سے اوسکو بوساطت وکیل عگا ماہوار عنایت کیا کرینگے

(حکیم صاحب کی شرط بلاشبہہ بہت درست ہے - ہمکو امید ہے کہ محمد امتیاز علی خانصاحب کو ایسا اطمینان دلانے سے کوئی عذر نہین ہوگا - اسلئے ہم ایک طرف تو اونکو ہدایت کرتے ہین کہ جس مدرسہ سے اونہون نے انٹرنس پاس کیا وہان کے ہیڈ ماسٹر صاحب سے اپنے بیان کی تصدیق مین سارٹیفکٹ حاصل کرین اور دوسری طرف عالی ہمم اصحاب کی خدمت مین گذارش کرتے ہین کہ دو روپیہ ماہوار کی امداد کالج مین تعلیم پانیکے لئے کسی طرح مکتفی نہین ہو سکتی اگر ہو سکے تو وہ اپنی فیاضی سے امداد کی مقدار ضرورت کے مطابق پوری کر دینگے -

اگر امتیاز علی خانصاحب پسند کرین تو ہم اونکو یہ نصیحت کرنا مناسب سمجھتے ہین کہ آرٹس یعنی یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کرنیکی بجائے وہ تجارت یا کسی اور پروفیشن کیطرف متوجہ ہون تو غالبًا اونکے لئے زیادہ مفید ہوگا جتنی عمر وہ آرٹس کی تعلیم مین صرف کرینگے اوس سے بہت تھوڑے عرصہ مین کسی تجارتی کارخانہ یا فرم مین کام سیکھنے سے وہ اچھے خاصے کاروباری آدمی اور اپنا گذارہ کرنیکے قابل ہو جائینگے وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلٰغ - اڈیٹر)

دہلی سے ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ جشن جوبلی کے موقع پر سب نے خوشی مین کچھہ نہ کچھہ حصہ لیا - اور ہزارہا من مٹھائی اور کھانا غربا مین تقسیم ہوا - مگر بیچارے قیدیون کو کسی نے نہ پوچھا - جو رہا ہونے تھے ہو گئے - باقی مونہہ دیکھتے رہے - لیکن اونکی نامرادی و بیکسی پر ایک عالی ہمت (قاری محمد اسمٰعیل صاحب باشندہ میرٹھ) کو رحم آگیا - اور اونہون نے دہلی کے جیلخانہ کے قیدیون مین شیرینی تقسیم کئے جانے کے لئے عسـہ روپیہ ڈپٹی کمشنر کو بھیجدئے -

قاری صاحب کی فیاضی اور رحمدلی بیشک قابل تعریف ہے لیکن یہ کہنا شاید بیجا نہ ہوگا - کہ اوسکا اظہار برمحل نہین ہوا - باشندگان جیل اوس بادشاہ کے بیبس مہمان ہین جسکی جوبلی اس دہوم دہام سے منائی گئی ہے - اس لئے اونکی دلداری اور ضیافت کرنا اوسی فرمانروا کا کام تھا نہ کہ قاری صاحب کا - جو اس روپیہ کو اور بہت سے نہایت ضروری اور مناسب مصرفونپر خرچ کر سکتے تھے +

لاہور سے ایک پرجوش مسلمان تحریر فرماتے ہین کہ سلطان المعظم کو روس وغیرہ دوست نما دشمن سلطنتونکی چکمون مین آکر تہسلی کا قبضہ ہرگز نہ چھوڑنا چاہئے - ایسا کرنے سے وہ نہ صرف اپنی سلطنت بلکہ روے زمین کے مسلمانون کو آزردہ خاطر کرنیکا موجب ہونگے - بشرط ضرورت امیر المومنین کو یورپین طاقتون کے ساتھ جنگ کرنے مین بھی دریغ نہین کرنا چاہئے کل مسلمان تن من دہن سے اونکے ممد و معاون ہونگے - آخر مین وہ تجویز کرتے ہین کہ مسلمانان ہندوستان ٹرکی کے قونصل جنرل متعینہ بمبئی کی وساطت سے سلطان المعظم کی بارگاہ عالی مین اس مضمون کا میموریل ارسال کرین کہ تہسلی کا قبضہ ہرگز نہ چھوڑنا چاہئے -

اسمین کلام نہین کہ نامہ نگار موصوف نے اپنی تحریر مین تقریبًا کل مسلمانونکا عندیہ ظاہر کیا ہے مگر بے ادبی معاف وہ یہ تو فرماوین کہ زبانی یا قلبی ہمدردی سے گذر کر اونہون نے سلطنت عظمٰی عثمانیہ کو تقویت پہونچانے کے لئے اپنے وقت کے کے گھنٹے یا جیب خاص سے کسقدر رقم صرف کی ہے؟ کیا وہ روے زمین کے کل مسلمانون کی اس امداد کے بھروسہ پر سلطان المعظم کو تمام یورپ کا مقابلہ کرنیکا مشورہ دیتے ہین - وہ ہماری صلاح مانین تو ہزارون کوس کے فاصلہ پر بیٹھکر صلاح و مشورہ دینے کی بجائے اگر اونسے کچھہ ہو سکتا ہو تو سلطنت عظمٰی عثمانیہ اور وہان کے بعض صوبون کے قابل رحم مسلمان بھائیون کی امداد کے لئے کوشش کرتے رہین - خالی باتین بنانے سے کچھہ نہین بنتا - ہمارا کام حسب توفیق خدمت کرنا ہے نہ کہ صلاح کار بننا +

تار کی خبرین معہ مختصر حواشی

لندن - ۲۰ - جون - جشن جوبلی - جاپانی سفیر جوبلی مین شریک ہونیکے لئی لندن پہونچ گیا ہے ہند کی شہزادگان اور رؤسا کل لارڈ میئر کی مہمان تہے - قصر مینشن ہوس سی اونہون نی نوآبادیون کی فوجون کا مارچ جبکہ وہ لندن کی مشرقی حصہ کو جارہی تہین معائنہ کیا - ہندی فوج کے افسر کل ونڈسر گئے اور سٹیشن سے شاہی گاڑیون مین قلعہ پہونچے جہان قیصرہ ہند نے اونکو شرف باریابی عطا فرمایا

لندن - ۲۱ - جون - جشن جوبلی - ۲۰ - جون کو موسم بدلگیا - بارش شروع ہوگئی اور خطرہ پیدا ہوگیا کہ شاید جشن کا رنگ پہیکا پڑ جائے - مگر آج پہر موسم بالکل صاف ہوگیا ہے - قیصرہ ہند آج دوپہر کو ونڈسر سی لندن رونق افروز ہوئین +

ہندوستان اور دیگر مقامات کی مسلمانون نی کل لندن مین عام جلسہ کرکے جوبلی کی موقعہ پر خوشی کرنیکا ریزولیوشن منظور کیا +

لندن - ۲۰ - جون - ٹرنسوال اور انگلستان - ڈیوک آف کیمبرج (قیصرہ ہند کی چچا زاد بہائی اور سابق سپہ سالار افواج انگریزی) نے جنوبی افریقہ کمپنی کی ضیافت کی موقعہ پر شب گذشتہ تقریر کرتی ہوئے ارشاد کیا کہ جنوبی افریقہ مین انگریزون اور ڈچون کے درمیان یہ پالیسی ہونی چاہئے کہ ڈچ انگریزون سے رعائتین کرین اور انگریز اونسے +

پیرس - ۱۹ - جون - فرانس کی بحری مستعدی - دار العوام نے وزرا کی درخواست قبول کرکے ملک کی بحری طاقت کی بڑہانیکے لئی ۲۶ کروڑ فرنیک کا خرچ زاید منظور کرلیا ہے - جو چند سالون مین کیا جاویگا - معمولی خرچ سالانہ اس رقم سے علیحدہ رہا - انگلستان مین اس ایزادی سے کسی قدر تشویش پیدا ہوگئی ہے - جسکو مذاق کے پیرایہ مین ظاہر کیا جارہا ہے - ایڈیٹر +

ایضاً فرانس و چین - چین نے ٹانکین (فرانسیسی مقبوضہ) کی متصلہ چینی اضلاع مین فرانس کو مزید تجارتی اور پولٹیکل رعائتین عطا کی ہین - فرانس کو کوانگسی ریلوی لائن اندرون ملک مین بڑہا لی جانے اور یونان فو کی طرف صوبہ یونان مین داخل ہونے اور سرحدی صوبون مین معادن اور کانین کہودنے کی اجازت دیدی ہے - چین کو یہ مراعات فرانس کو غالباً اون رعایتون کے مقابلہ پر دینی پڑی ہین جو وہ حال مین انگلستان اور روس کو عطا کرچکا ہے - لیکن اگر چند برس تک یہی سلسلہ قائم رہا اور چین نے اپنی طاقت مضبوط کرنیکا انتظام نہ کیا تو عنقریب اوسکا خاتمہ بالخیر ہوجائیگا ایڈیٹر

لندن - ۲۱ - جون - جاپان نے امریکہ کے نئی قواعد محصول درآمد پر اعتراض کیا ہے -

لندن - ۲۲ - جون - جشن جوبلی - جلوس قیصرہ - حضور قیصرہ ہند سوا گیارہ بجے قصر بکنگہم سی سوار ہوکر بہ جلوس شاہانہ مقامات مقررہ سے دورہ کرکے بخیریت تمام قصر مین واپس تشریف لے آئین - خلقت کی جوش اور ہجوم کی کوئی انتہا نہ تہی - حضور ممدوحہ نی رعایائے انگلستان و ہند و نوآبادیون کو مندرجہ ذیل تار روانہ کیا "مین تہ دل سے اپنی پیاری رعایا کا شکریہ ادا کرتی ہون خدا اونکو برکت دیے" +

لندن - ۲۲ - جون - خدیو اور جوبلی - مصری وزیر اعظم (مصطفیٰ فہمی پاشا) نے (غالباً لارڈ کرومر کی تحریک پر) تجویز پیش کی کہ مختلف وزارتون کے دفتر ملکہ معظمہ کی جوبلی کے دن بند کئی جائین مگر خدیو نے منظوری دینے سی انکار کردیا - (خدیو مصر نے غالباً انگلستان کے قبضہ مصر سی اپنی ناراضگی ظاہر کرنیکے لئے منظوری نہین دی - کہ انگریز اسکو یہی کہین اس امر کی دلیل نہ گردانین کہ مصر پر ہمارا مالکانہ حق تہا ہی تو وہان تعطیل ہوئی تہی - وکیل)

لندن - ۲۲ - جون - ٹرانسوال کے دور اندیش اور نہایت مدبر پریسیڈنٹ کروگر نے جوبلی کی تقریب پر ان دو انگریز آبادکارون کو جو ٹرانسوال کے پولٹیکل معاملات مین عدم مداخلت کا وعدہ نکرنے کی وجہ سے جیل سے رہا نہین کئے گئے تہے آزاد کردیا ہے +

ایضاً - پارلیمنٹ کی دار الامراء نے جوبلی ایڈریس کو باتفاق منظور کرلیا ہے - دار العوام مین آئرش ممبرون کے سرغنہ مسٹر ڈلن نے اسکی مخالفت کی اور بمعہ اپنی جماعت کے اجلاس سے اٹہہ گیا اوسکے چار منٹ بعد مسٹر ریڈمونڈ نے ترمیم پیش کی جو ۴۶۳ کی مخالفت اور ۷ کی تائید سی نامنظور ہوئی اور پارلیمنٹ کے دونون حصون نے خود حاضر ہوکر ملکہ معظمہ کی خدمت مین ایڈریس پیش کرنیکا فیصلہ کیا جسکی تعمیل کیگئی - ممبران کے بعد چارسو میئران قصبات باریاب ہوئے +

لندن - ۲۲ - جون - جوبلی کے اعزازات کی فہرست شایع ہوگئی ہے - ہندوستان اور ایشیا کی مندرجہ ذیل اصحاب کو انگلستان کے اعزازی طبقون کے خطاب ملے ہین -

ہز اکسلنسی ناصر الملک ابو القاسم خان خاص سفیر دولت عالیہ ایران کو جو آجکل لندن مین رونق افروز ہین - کے - جی - سی - ایم - جی (نائٹ گرینڈ کراس آف سینٹ میکائیل اینڈ سینٹ جارج) کا خطاب دیا گیا - سلطان جوہور کو سی - ایم - جی - (کمپینین طبقہ مذکورہ بالا) (نواب حامد علی خان بہادر والئی رامپور برٹش فوج کے آنریری میجر بنائے گئے ہین +

ایضاً - یونان و شرائط صلح - یونان نے دول یورپ کے پاس فریاد کی ہے کہ جنگ مین ابتدا ٹرکی نی کی تہی - اس لئے اسی تاوان جنگ نہ دلایا جائے (اگر یہ خبر سچ ہی تو کیا اس نالایق کو جہوٹا الزام لگاتے ہوئے شرم نہین آتی - اور کیا وہ ایسا مخبوط الحواس ہوگیا ہے کہ اوسی یقین ہے دول عظام ایسی لغو اور بیہودہ افتراؤن پر کچہہ توجہ کرینگے - وکیل)

ایضاً - مہم نیل - ٹائمز لکہتا ہے - گورنمنٹ انگلشیہ کا ارادہ ہے کہ مہم نیل مین یورپین فوج نہ بہیجی جائے +

لندن - ۲۴ - جون - جنگ روم و یونان - عہدنامہ صلح - اتہنز مین افواہ ہی کہ صلح کی ابتدائی عہدنامہ پر جلد (اور غالباً ۲۶ - جون کو) دستخط ہو جائینگے +

ایضاً - الحاق جزائر ہوائی - مشکلات کا احتمال - جاپان کا اعتراض الٹی میٹم کی حد تک پہونچتا ہے - اسلئے الحاق کا معاہدہ تمام مشکلات پر جنکے پیدا ہونیکا احتمال ہوسکتا ہے غور کرینکے لئی ایک سب کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے +

لندن - ۲۳ - جون - شاہ سیام وائنا پہونچگیا ہے - جہان وہ شہنشاہ آسٹریا کا مہمان ہے

ڈائمنڈ جوبلی - لندن - ۲۵ - جون - پرنس اور پرنسس آف ویلز نے قصر بکنگہم مین دربار منعقد کیا - جس مین نوآبادیہائے انگلستان کے وزراء اعلے اراکین وغیرہ ۱۶ سو کے قریب اشخاص موجود تہے - اس کی قبل وزرائے سلطنت اور ہندوستان کے رؤسا نی شہزادہ صاحب کے ساتہہ کہانا بہی تناول کیا تہا - پرنس آف ویلز کی تجویز کے مطابق کل شہر میں ۳۱۰۰۰۰ غربا کو کہانا کہلایا گیا +

آج کی جائزہ کے واسطے ۱۶۷ جہاز مکمل طور پر مسلح سپٹہیڈ مین پانچ قطارون مین لیس ہین - جن مین سے چار قطارین ایسی ہین کہ ہر ایک انمین پانچ میل لمبی ہے +

واردات پونہ - انگریزی اخبارات کی رای - لندن ۲۶ - جون - اخبار گلوب اور پال مال گزٹ واردات پونہ پر اپنے مضامین کے دوران مین واردات مذکور کو ہندوستانی اخبارات کی باغیانہ مضامین کی اشاعت سے منسوب کرتے ہین - اور رائے دیتے ہین کہ ہندوستانی اخبارات پر قیود لگادئے جائین - اور لارڈ لٹن کا قانون دوبارہ اجراء پائے +

(لارڈ لٹن کے وقت مین ہندوستانی اخبارات پر محکمہ احتساب قائم تہا - خاص خاص امور و معاملات پولٹیکل وغیرہ پر مضامین لکہنے کی ممانعت تہی - ہندوستانی اخبارات کا محتسب معائنہ کرتی تہی اور بصورت خلاف ورزی قانون مذکور اون پر مقدمات دائر کرتے تہے - وکیل -)

م خوشحال گڈہ سی بنون جاتی ہوئی افسران کو راستے مین دقت پیش آئی تہی - مفسدون کے آئندہ طریق عمل کی نسبت ابہی کچہہ مفصل طور پر معلوم نہین - مداخیل والون کی فصلین ابتک درو نہین ہوئی ہین +

روسی جہاز کا غرق ہونا - لندن ۲۶ - جون - روسی آہن پوش جہاز "گنگوت" نامی ۶۵۹۰ ٹن کا بحیرہ بالٹک مین ایک چٹان سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا - ملازمان جہاز بچ گئے + بمبئی - ۲۶ - جون - ۳ وارداتین طاعون کی ہوئین - مگر فوتیدگی کوئی نہین ہوئی - کل امراض و بواعث سی تعداد فوتیدگی ۷۵ تہی -

پونہ مین ایک اور واردات قتل پونہ - ۲۵ - جون - ایک خفیہ پولیس کا ہندوستانی سپاہی جو اس سڑک پر سفید کپڑون مین دیکھہ بہال پر مامور تہا جسپر واردات سابق پیش آئی تہی آج صبح لب مرگ پایا گیا - یہ بالکل بیہوش تہا اور سر پر ضرب شدید آئی تہی جو لاٹھی کی معلوم ہوتی تہی - چہرہ پر بہی ایک زخم تہا جو کسی دہار دار چیز کا تہا - سپاہی ہسپتال بہیجا گیا - مگر جانبری ممکن نہین معلوم ہوتی - مسٹر رینڈ کی حالت کل ہی جیسی ہے - خبر ہے کہ پولس کی اس واردات کا کچہہ سراغ ملا ہے - جرم کے مکمل ہونے پر غالباً

ہندوستان کی خبریں

گورنمنٹ ہند ۱۸۹۸ء میں بنگال افیون کی ۳۹ ہزار پیٹیاں فروخت کریگی - ہر ایک مہینہ میں ۳۲۵۰ پیٹیوں سے زیادہ فروخت نہیں کی جائینگی - جنمیں سے ۶۲۵ پیٹیاں بنارس کی پیداوار اور باقی نصف پٹنہ کی پیداوار کی ہونگی ؛

جوبلی کے موقعہ پر کل یورپین اور دیسی پلٹنوں کو زاید راشن اور جلسوں وغیرہ کے لئے حسب ذیل نقدی عطا ہوئی - جو کمانڈنگ آفیسر کی رائے پر خرچ کی گئی - فی اسپی توپخانہ باتری لـہ - میدانی توپخانہ کی باتری لـہ - قلعدار توپچیوں کی کمپنی لعہ - کوہی باتری سـہ - قلعہ شکن باتری سـہ - گورہ رجمنٹ سواراں - سعہ گورہ پیدل رجمنٹ اماصہ - گورہ پلٹن سفر مینا سعہ - دیسی کوہی باتری سـہ - دیسی باتری قلعدار توپچیوں کی صعہ - گورہ کوہی باتری کوچیاں صعہ دیسی رجمنٹ سواراں ماصہ - رسالہ گایڈ سعہ - دیسی پیدل رجمنٹ ماعہ - دیولی وارن پورہ رسالہ للعہ عدن کی فوجیں عـہ مقامی پلٹنیں ماعہ - سفر مینا کی کمپنی للعہ ؛

وائسرائے کی لیجسلیٹو کونسل یکم جولائی کو اس موسم کا پہلا اجلاس شملہ میں کریگی - ایکٹ اراضی متعدد کے متعلق ابھی وزیر ہند کا کوئی حکم نہیں پہونچا - تمام ایکٹوں کے مختصر نام رکھنے کے لئے باضابطہ مسودہ قانون پیش ہوگا - اور محصول پروبیٹ کے متعلق ایکٹ اسٹامپ کی ترمیم کا بل پیش اور منظور کیا جائیگا

الممنہ اور کہرج علاقہ میں سخت قحط سالی ہے - باشندے درختوں کے جڑوں پر گذارہ کر رہے ہیں -

امریکہ والوں نے فن باغبانی میں جب یہ اختراع کی تھی کہ پودے کو ایک جگہ سے اوکھاڑ کر دوسری جگہ لگاتے وقت اوسکی تمام چھوٹی جڑیں کاٹ کر صرف اصلی بیخ کو قایم رکھا جائے تو سب نے تعجب ظاہر کیا تھا - مگر اب سہارنپور کے سرکاری باغات میں متواتر تجربوں کے بعد یہ فی الواقع بہت مفید ثابت ہوئی ہے ؛

گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے کہ قلیوں اور تارکان وطن کے ماسوا دیگر دیسیوں کو جو مشرقی افریقہ جارہے ہیں - روانگی کے بندر میں وبائی کیمپ میں نہیں رکھا جائیگا - اور وہ معمولی طبی معاینہ کے بعد جہاز پر سوار ہو سکینگے ؛

۲۲ جنوری ۱۸۹۸ء کو کامل سورج گرہن ہوگا - جو رتناگری سے لیکر کوہ یورسٹ تک اچھی طرح سے دکھائی دیگا - اوس کے دیکھنے کے لئے ولایت سے تین جماعتیں ہندوستان آئینگی - بمبئی کی طرف گرہن دو منٹ اور ترہٹ میں ۱½ منٹ رہیگا ؛

مسلمانان ہند کو بالعموم اور اس صوبہ کے مسلمانوں کو بالخصوص مبارک ہو کہ اونکا قومی انگریزی اخبار پنجاب ابزرور - ۲۲ جون سے ہفتہ میں دو بار ہو گیا ہے - ۲۲ جون کو جوبلی کی خوشی میں خاص اہتمام سے پہلا اخبار شایع ہوا آیندہ بدھ اور ہفتہ کو نکلا کرے گا - قیمت میں فقط تین روپیہ کا اضافہ کیا گیا ہے جو نو سے بارہ روپیہ کیگئی ہے - خواجہ احمد شاہ صاحب مالک اخبار کی عالی ہمتی قوم کے سچے شکریہ کی مستحق ہے - اور ہم کو کامل یقین ہے کہ قوم اونکی حوصلہ افزائی سے دریغ نہ کریگی -

لاہور کے چند عالی ہمت مسلمان مسلمانوں کے آرام و فایدہ کے لئے اڑہائی لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے ایک بنک قایم کرنے والے ہیں - فی حصہ قیمت غالباً ایک سو روپیہ رکھی جائے گی - مجوزین بنک نے اوسکا نام ڈایامنڈ جوبلی بنک رکھنا تجویز کیا ہے - لیکن اگر وہ اسکا نام حمیدیہ وکٹوریہ بنک رکھیں تو نہایت ہی مناسب اور موزوں ہو ؛

جوبلی کے تقریب پر جن لوگوں کو خطاب عطا ہوئے ہیں اونکی فہرست شایع ہوگئی ہے - خطاب پانیوالے زیادہ تر یورپین صاحبان ہیں - دیسیوں کے نام خال خال دکھائی دیتے ہیں - ہم اس فہرست میں سے اون صاحبوں کے نام درج کرتے ہیں جنسے ہمارے خیال میں ناظرین وکیل کو کچھ دلچسپی ہو سکتی ہے ؛

طبقہ ستارہ ہند کا خطاب کے - جی - سی - ایس - آئی - یعنے نایٹ گرانڈ کمانڈر آف دی سٹار آف انڈیا بنائے گئے - مہاراجہ صاحب پٹیالہ - سر بیر شمشیر جنگ رانا وزیر اعظم نیپال - سر انتونی میکڈانل لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی - سر پرتاب سنگہ وزیر اعظم جودھپور - لفٹنٹ جنرل سر سٹریچی سر جوسف ہوکر ؛

کے - سی - ایس - آئی - (نایٹ کمانڈر آف دی سٹار آف انڈیا) مسٹر ولیم میکورتھ ینگ سی - ایس - آئی لفٹنٹ گورنر پنجاب (یعنے اب سر ولیم ینگ پکارے جائینگے) - ہز ہائی نس راجہ سری راما ورما والی کوچین - مسٹر چارلس جیمز لایل چیف کمشنر ممالک متوسط - رابرٹ جوسف کراستھویٹ ایجنٹ گورنر جنرل متعینہ راجپوتانہ - مسٹر ولیم جان کننگہم سکرٹری صیغہ خارجیہ گورنمنٹ ہند - میجر جنرل مانیگو گلبرٹ جیرالڈ کمانڈنگ آفیسر حیدرآباد کنٹنجنٹ - مہاراجہ کپورتھلہ - مسٹر جیرڈ اوڈنی کمشنر پشاور - کرنیل ہوارڈ میلانس سپکٹر جنرل امپیریل سروس ٹروپس ؛-

سی - ایس - آئی - (کمپینین آف دی سٹار آف انڈیا) مسٹر ہف سیکسپیر بارنس ایجنٹ گورنر جنرل متعینہ بلوچستان - مسٹر مول کمشنر روہیلکنڈ - سکھا جا والا جیدا رئیس جسدن واقع علاقہ کاٹھیاوار - سردار بہادر کاشی راؤ سروی سپہ سالار افواج مہاراجہ سندھیا گوالیار - مسٹر اینڈرسن کمشنر ڈیرہ جات - و دیگر چند یورپین صاحبان ؛-

طبقہ انڈین ایمپائر کے - جی - سی - آئی - ای (نایٹ گرانڈ کمانڈر آف دی انڈین ایمپائر) مہاراجہ ترونلی —— امیر فیض محمد خان صاحب تالپور والی خیرپور سندھ - مہاراجہ رہنگہ - ٹھاکر صاحب گونڈل (کاٹھیاوار) جنرل سر پیمبر لیمن کے سی آئی ای - (نایٹ کمانڈر آف دی انڈین ایمپائر) آنریبل نواب امیر الدین احمد خان لوہارو - مسٹر بدرالدین طیب جی جج ہائیکورٹ بمبئی - منچرجی مرداں جی بہاؤنگری ممبر پارلیمنٹ سی آئی ای - محمد منور علی خان بہادر شہزادہ ارکاٹ - نواب بہادر خواجہ احسن اللہ خان رئیس ڈھاکہ و دیگر چند یورپین عہدہ دار

سی - آئی - ای (کمپینین آف دی انڈین ایمپائر) مسٹر آنند چارلو رائے بہادر ایڈیشنل ممبر وائسریگل کونسل از جانب مدراس - مسٹر فریڈرک شوبلک کمشنر برار - نواب محمد علی بیگ کمانڈر حیدرآباد امپیریل سروس ٹروپس جیمبر ستاکن صاحب سکرٹری میونسپلٹی کراچی - بورنا کرشناؤ ممبر میسور کونسل - پادری جان ہسبنڈ پریسیڈنٹ میونسپلٹی اجمیر - مسٹر ہو رول پرنسپل کلکتہ مدرسہ - مسٹر نکل سکرٹری امرتسر میونسپلٹی و والنٹیر ملیشن - رستم جی ہتا سابق شریف کلکتہ - چارلس مینیگر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس پنجاب - خان بہادر رستم جی ڈھونجی بھائی رجسٹرار عدالت رزیڈنٹ عدن - رائے بہادر دولت رام سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات شملہ ڈویزن - وغیرہ وغیرہ

مندرجہ بالا خطابات قیصرہ ہند کی بارگاہ سے وائسرائے کی سفارش پر عطا ہوتے ہیں ؛

مندرجہ ذیل خطاب وہ ہیں جنکو گورنر جنرل باختیار خود عطا کرتے ہیں -

وائسرائے کے آنریری اسسٹنٹ سرجن بنائے گئے ! اسسٹنٹ سرجن مولوی ظہیر الدین احمد مدرس جراحی کیمبل میڈیکل سکول کلکتہ - اسسٹنٹ سرجن گنگا سنگہ رائے بہادر پرنس آف ویلز ہسپتال بنارس اسسٹنٹ سرجن نرپتا لال بسک انچارج میو ہاسپٹل ناگپور - اسسٹنٹ سرجن ننہانہ - اے - ٹی ایم جنرل ہسپتال اکیاب (برہما) ؛

مہارانہ میواڑ (اودے پور) کی ۱۹ توپوں کی سلامی میں بطور ذاتی اعزاز کے ۲ توپوں کی ایزادی کی گئی محمد یعقوب رئیس ڈیرہ اور سید محمد شریف صاحب بہادر شریف کو خطاب نوابی راجہ تصدق حسین خاں تعلقدار جہانگیر آباد ضلع بارہ بنکی اور دیگر چند معززین کو خطاب راجگی و مہاراجگی عطا کیا گیا ؛

خطاب شمس العلما - مولوی محمد الجلیل پروفیسر عربی بنارس کالج - خان بہادر سید عبد اللطیف اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر جالندھر - مولوی سید نذیر حسین و مولوی شیخ نذیر احمد صاحبان رؤسائے دہلی

خطاب خان بہادر - شاہزادہ ارکاٹ کے چار صاحبزادے - خان صاحب محمد مرید

ولد محمد وارث انسپکٹر پولیس۔ ضلع حیدرآباد سندھ۔ عبد الغفور خاں۔ خاں بہتری ضلع کوہاٹ پنجاب منشی محمد خاں سابق انسپکٹر پولیس ضلع میرواڑہ راجپوتانہ۔ میر ناصر علی سپرنٹنڈنٹ محکمہ نمک شمالی ہند۔ احمد علی پنشنر افسر جنگلات برار۔ میاں رحیم شاہ رئیس کاکاخیل سرحد پنجاب۔ صوبہ دار میجر عبد الرؤف خاں سرحدی ملٹری پولیس پشاور۔ سید علی شاہ انسپکٹر پولیس پشاور شہر۔ اصغر علی بیگ سرشتہ دار محکمہ سروے۔ خان صاحب عبد الغفور خاں سرویر۔ میر گوہر خاں ضلع کوئٹہ۔ احمد نور خاں زمیندار پیلی بھیت۔ مولوی محمد حسین رئیس الہ آباد۔ منشی محمد حسن خاں تحصیلدار اکبرپور ضلع کانپور ✦

محمد اکبر خاں رئیس ژہوب اور چند سکھ صاحبوں کو سردار بہادر و بابو ہری سنگھ انسپکٹر مدارس پنجاب کو سردار کا خطاب ملا ✦

خطاب خاں صاحب۔ محمد اکبر خاں وزیر وزارت گلگت۔ وزیر شاہ مرزا سابق ضلع گلگت۔ عبد الحمید خاں آفاق زئی رئیس گلستان بلوچستان۔ مظفر خاں ملک والی معہ ہنزہ۔ شیخ عبد الرحمن اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ژہوب بلوچستان۔ ارباب محمد عظیم خاں رئیس کوٹلہ ضلع پشاور۔ عبد الحمید خاں ٹھیکہ دار مالاکنڈ ✦

خطاب رائے صاحب منشی گلاب سنگھ مالک مطبع مفید عام پریس لاہور اور تین دیگر ہندو صاحبانکو ملا

بنارس میں گورہ فوج کی بارکوں کی تجدید کیلئے سات لاکھ پچیس ہزار روپیہ منظور ہوا ہے ✦

برٹش انڈیا کی جیلخانجات سے ۲۲ جون کو جوبلی کی خوشی میں ۹۰،۷۷ قیدی اور ۲،۰۸ قیدنیں رہا کی گئیں صوبہ آسام کو رہا شدہ قیدی اسمقدار میں شامل نہیں جزائر انڈمان دکالا پانی سے ۲،۰۰ قیدی اور ۳ عورتیں چھوڑی گئیں ۱۰۲ دیوانی کے قیدی جنکے قرضے ایک ایک سو سے زیادہ نہ تھے آزاد کئے گئے۔ انکا قرضہ گورنمنٹ خزانہ سے ادا کرے گی ✦

شلانگ میں افواہ ہے کہ مسٹر کاٹن چیف کمشنر آسام عنقریب پنجاب کے لفٹنٹ گورنر ہونیوالے ہیں۔ مگر یہ افواہ ایسی ہی معتبر معلوم ہوتی ہے جیسی یہ سرحدی افواہ ہے کہ عمرا خان جنڈول پر حملہ کرنیکی نیت سے چار ہزار فوج لیکر کابل سے بھاگ آیا ہے۔ اور امیر صاحب نے گورنمنٹ ہند کو اس امر کی اطلاع کردی ہے ✦

فوجی حکام انگلستان نے آخر فیصلہ کردیا ہے کہ ہندوستانی انگلستان میں والنٹیر ہو سکتے ہیں ✦

کلکتہ کا اخبار انڈین مرر پیشگوئی کرتا ہے کہ تمام بر اعظم یورپ عنقریب زلزلہ عظیم سے تباہ برباد ہو جائیگا۔ کلکتہ کا بھونچال اُس بھاری بھونچال کا پیش خیمہ ہے۔ اخبار مذکور کا دفتر تقریباً بالکل منہدم ہوگیا ہے۔ ایڈیٹر وہ لنڈوری نوعمری کیطرح کل دنیا کو برباد دیکھنا چاہتا ہے

کلکتہ میں زلزلہ سے زیادہ تر گرجوں اخباروں کے دفتروں اور پولیس کے تھانوں کو نقصان پہنچا۔ عام نقصان کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اکیلے راجہ سیر یاکنت اچاریا چودھری کا ایک کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا۔ ایک منمول مسلمان زمیندار کے اکثر عالیشان تھے جنمیں سے ایک نہیں بچا۔ ۲۲ جون کو کلکتہ میں پھر خفیف سا زلزلہ محسوس ہوا مگر کوئی نقصان نہ ہوا۔ سر الیکزینڈر میکنزی لفٹنٹ گورنر بنگال بمعہ لیڈی صاحبہ و بال بچوں کے ۲۲ جون کو ولایت جانیکے لئے کلکتہ سے بمبئی روانہ ہو گئے ✦

پشاور میں ۲۱ جون کی صبح کو مسٹر روس ہیڈ کلرک دفتر ڈپٹی کمشنر شہر سے گاڑی پر سوار جارہے تھے کہ ایک سرحدی پٹھان نے اُنپر پستول داغ دیا۔ گولی جسم کی دوسری طرف سے نکل گئی۔ صاحب بہادر چودہ گھنٹوں کی بعد مر گئے۔ اور ۲۲ جون کی صبح کو دفنا دئے گئے۔ قاتل کا نام خالد ہے جسنے بھاگنے کی کوشش کی لیکن پکڑا گیا۔ پشاور کے لالہ بالمکند نے جوبلی کی تقریب پر گھنٹہ گھر بنانا شروع کیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر اور دیگر اہلکار و معززین اُسکا بنیادی پتھر رکھنے کی رسم میں شریک ہوئے۔ روس صاحب بھی وہاں سے واپس آرہے تھے ✦

ٹڈی دل ضلع چمن و پشین کا ستیاناس کرکے کوئٹہ میں بھی داخل ہوگیا ✦

لاہور ریلوے اسٹیشن کے تالاب میں دو یورپین کشتی پر سیر کر رہے تھے کشتی اُلٹ گئی اور وہ غرق ہو گئے۔ رات کو ایک آدمی اسٹیشن کی برج سے چراغ جلاتا ہوا گر کر مر گیا۔ اور اسی جوبلی کے دن لاہور میں اُدھر بھی دو ایک مہلک حادثے ہوئے ✦

لاہور کا اینگلو انڈین روزانہ ہمعصر جوبلی پر تحریر کرتا ہوا ریمارک کرتا ہے کہ سلطنت انگلشیہ اب اقبال و عروج کی سمت الراس تک پہنچگئی ہے اُس کی ترقی کامل ہو چکی ہے اور آیندہ کسی نئے ملک کے ہاتھ آنیکی گنجائش نہیں رہگئی ہے ہم کو اب اندرونی ترقی کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ اگر ہمعصر مذکور کا یہ خیال درست ہے تو وہ ایک طرح سے انگریزی سلطنت کے تنزل شروع ہونیکی خبر دیرہا ہے کیونکہ یہ قاعدہ کلیہ ہے۔ کہ جب ترقی کا سلسلہ ختم ہو جائے تو فوراً ہی یا کچھ عرصہ کے بعد تنزل کا دورہ شروع ہو جاتا ہے ✦

مدراس کی ایک یورپین مس نے دوسری یورپین لیڈی پر فوجداری استغاثہ کیا ہے کہ ملزمہ نے مجھ کو گرجہ میں عین نماز کیوقت اور اُس سے بعد زدوکوب کیا ہے۔ عدالت نے سمن جاری کئے ہیں دکیا اچھی تہذیب ہے !!!

آسام کے باغات چاء کو بھی زلزلہ سے نقصان عظیم پہنچا ہے۔ اور اس سال غالباً ڈیڑھ کروڑ پونڈ چاء کم پیدا ہوگی آسام بنگال ریلوے لائن الکھورا اور بدرپور کے درمیان ۱۲۸ میل طول میں بالکل نابود ہوگئی ہے اور غالباً ایک برس تک آمد و رفت کیلئے جاری نہ ہوسکے گی۔ درستی و مرمت کا خرچ ۳۰ لاکھ سے کم نہ ہوگا اور آمدنی کا خسارہ علیحدہ رہا ✦

پونا چھاونی میں عین جوبلی کی رات (۲۲ جون) کو جب کہ یورپین معززین گورنمنٹ ہوس سے آتشبازی وغیرہ دیکھ کر واپس چلے آرہے تھے۔ چند شخصوں نے مسٹر رینڈ کمشنر وبا اور ایک دوسرے افسر کی گاڑیوں پر پیچھے سے بیٹھکر اُن کو پستول سے مجروح کردیا اور خود چلتے بنے۔ مسٹر رینڈ ہسپتال میں پڑے ہیں اور اُنکے بچنے کی کوئی امید نہیں۔ دوسرا افسر لفٹنٹ آئرسٹ بمعہ میم گاڑی پر سوار تھا۔ جب اُسکو گولی لگی تو میم کی ہمت سے پکار سنکر اور انگریز آپہنچے۔ دونوں خون میں تر تھے۔ صاحب ہسپتال پہنچتے ہی مر گیا۔ میم کو کوئی زخم نہ آیا۔ فقط خاوند کے خون سے تر ہوئی تھی۔ عام خیال ہے کہ مسٹر رینڈ کو وبائی انتظام میں رعایا پر سختی کرنیکے باعث قتل کرنیکی کوشش کیگئی ہے۔ اور قاتلوں کا منشا اُسکے نائب لفٹنٹ موسیس کو قتل کرنیکا تھا۔ لفٹنٹ آئرسٹ غلطی سے مارا گیا ہے۔ موقعہ واردات پر ایک طلائی اور دوسری نقرئی قبضہ کی تلواریں اور ایک کلہاڑی پائی گئی ہے۔ اس حادثہ کی خبر سنتے ہی تمام سٹیشن میں ہلچل برپا ہوگئی۔ گورنر صاحب نے اسوقت قاتلوں کے گرفتار کنندوں کو دس ہزار روپیہ انعام دینے کا اشتہار دیا۔ اور دوسرے ہی دن دس کی جگہ بیس ہزار کردیئے گئے۔ گورنر بمبئی خود مسٹر رینڈ کی مزاج پرسی کے لئے ۲۳ جون کو ہسپتال گئے بمبئی سے یورپین ہراول رسالہ پونا پہنچگئے ہیں۔ حکام کو شک ہے کہ اس معاملہ کی تہ میں کوئی بہت بڑی سازش ہے۔ مقتول و مجروح کی گاڑیوں کے کوچبانوں کا بیان ہے کہ ہمنے گورنمنٹ ہوس کی آتشبازی اور ہوائی گولوں کی آواز کی وجہ سے پستول چلتے نہیں سنے ۲۳ کو لفٹنٹ موسیس پر بھی مس کوٹ میں پستول چلائے جانیکا شبہ ہے مگر ٹھیک تحقیق نہیں ہوا کہ آیا صاحب بہادر کی قوت متخیلہ بارہ اسے ہوئے دلوں نے کسی معمولی آواز کو بھی پستول کی آواز تصور کرلیا ہے یا فی الواقع پستول چلایا گیا

حادثہ وادی توچی میں جو یورپین ڈاکٹر زخمی ہوا تھا وہ کسی قدر صحت یاب ہو کر پھر لاعلاج ہو گیا۔ اور ۲۳ جون کی رات کو فوت ہو گیا۔ وادی توچی کی اس دوسری مہم کا اگر کوئی فائدہ گورنمنٹ کو ہوا۔ اسقدر تو غالباً ضرور ہوجائیگا کہ اسکے بہانہ کوہاٹ سے براہ خوشحالگڈھ وادی توچی اور کوئٹہ تک چھوٹی پاٹری پٹری کی ریلوے لائن پہنچا دیگی ✦

وزیر ہند نے اُن تین لائینوں کیلئے جو دو سو چھ میل لمبی ہونگی تقریباً اسی لاکھ روپیہ منظور کیا ہے ✦

شلانگ کے سرکاری مطبع میں چالیس آدمی زلزلہ آنے سے دبگئے تھے۔ جن میں سے فقط ۴ بڑی مشکل سے زندہ نکالے گئے۔ ان میں سے بھی سات سخت زخمی تھے ✦

سکندرآباد و حیدرآباد دکن کے قریب ندی موسی میں اسقدر طغیانی آئی کہ آٹھ آدمی غرق ہو گئے ✦

بقول اخبار پاؤنیر امیر صاحب کافرستان میں اپنے ملاؤں کے قتل پر بہت ناراض ہیں انکو اطلاع دیگئی ہے کہ بغاوت پھوٹتے وقت لوگوں نے ایک پٹھان کو دیکھا تھا جو کافروں کو اکسا رہا تھا۔ اور اسوجہ سے امیر صاحب کو یقین دلایا گیا ہے کہ اس شورش کی تہ میں اُنکے دشمن چھپے ہوئے ہیں ✦

مالکہ معظمہ کے بت کیواسطے اتبک موجود اور موعود چندہ ۳۰۲ روپیہ تک پہنچا ہے ✦

اسوقت قحط کی امداد حاصل کرنیوالوں کی تعداد ۳۹۲۸۰۰۰ ہے پچھلے ہفتہ کے مقابلہ میں اس لحاظ سے تعداد میں ۵۰۰۰۰۰ کی کمی ہے۔ ممالک مغربی و شمالی کی تعداد میں ۱۳۲۰۰۰ اور ممالک متوسط میں ۴۴۰۰۰ کی کمی ہوئی ہے۔ مگر مدراس میں ۳۹۰۰۰ اور بنگال میں ۱۱۰۰۰ تعداد بڑھگئی ہے ✦

نواب وزیر ہند نے کل یورپ کی خاک چھانکر ۱۰ ٹن تخم گندم جمع کیا ہے۔ جو قحط زدگان ہند کی امداد کیلئے یہاں بھیجدیا گیا ہے کہ بھوکے کاشتکار اُنکی کاشت کریں اور جب گاجریں تیار ہوں تو شلغم پیدا کریں۔ وزیر ہند کی مہربانی تو کچھ ہے لیکن اگر بارش ہی نہ ہو تو تخم کیا ریگستان میں کاشت کریں۔ اور اگر آبپاشی سے کسیطرح کاشت بھی کی جاوے۔ تو فصل تیار ہونے تک خاک پھانکا کریں

جشن جوبلی کی موقعہ میونسپل کمیٹی امرتسر کیطرف سے زنانہ اور مردانہ مدارس کو لڑکوں اور لڑکیوں کو مٹھائیاں اور تمغے تقسیم ہوئے لوکل انجمن اور بہادر نیز خاص خاص تعلقدار ہندو سکھ و مسلمانوں کو رام باغمیں گارڈن پارٹی دی۔ مگر جو اظہار مسرت اس موقعہ پر بابا چھمنداس صاحب مہنت چھٹہ اکھاڑہ کیطرف سے عمل میں آیا۔ وہ خصوصیت سے ذکر کے لائق ہے بہت حسینانے دو روز پیشتر اردو و ہندی انگریزی اشتہارات کے ذریعہ مشتہر کر دیا تھا کہ جوبلی کے دن چھٹہ اکھاڑہ میں ایک عام مجمع ہوگا۔ غریبوں کو بلا تفریق مذہب و ملت کھانا دیا جاویگا سفید پوش جو تشریف لائیں گے ہونگے انکی مدارات حسب القدر حیثیت کیجائیگی [illegible]

بہت بہتر [illegible] سرمہ کی خریداری کے لئے منی آرڈر بھیجدیں یا ویلیو پے ایبل ارسال کرنیکی اجازت دیں * یہ وہی سرمہ ہے جسکے متعلق دو سو روپئے کی سونیکی گھڑی انعام دیجاچکی ہے

ولایتی سرمہ کی ۱۵ جون ۱۸۹۷ء سے ۶ ماہ کی آمدنی یتیمان و بیوگان سلطنت روم کیواسطے وقف کیگئی ہے

ولایتی سرمہ

قیمت فی تولہ سرمہ سفید دو روپیہ

قیمت فی تولہ سرمہ سیاہ ایک روپیہ

محصول ڈاک بذمہ خریدار

سرمہ کے مفید ہونیکی ہزاروں شہادتیں موجود ہیں

آنکھوں میں فرحت بخش ٹھنڈک دینے والا ضعف نظر کو رفع کرنیوالا امراض چشم کو کھو دینیوالا

ذرا غور سے پڑھئے

ولایتی سرمہ کی خداداد اثر کی منادی

ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر سی۔ ایم۔ ایس انچارج شفاخانہ غیرت ملک چترال (مولف طب حسینی و مفردات صابری) ۱۸ جنوری ۱۸۹۷ء:-

مسٹر محمد امام الدین! بسبب کثرت مطالعہ و تالیف کتب چند سال سے میری آنکھیں ایسی بگڑ گئی تھیں کہ ہمیشہ نوشت و خواند کے بوقت چشم میں درد۔ آبروانی۔ دھند۔ غبار اور تر مری سے پھرنے لگتے تھے یعنی بہت ہی ادویہ انگریزی و یونانی و مروجہ سرمہ جات کا استعمال کیا مگر فائدہ خاک نہوا۔ الہٰ اور زیادہ روز بروز ضعف بصارت ہوتا گیا۔ مبالغہ آمیز اشتہارات سے بالکل بدظن ہوگیا مگر ہر شہ گماں سبز کہ خالی ست۔ و پنجابی مثل جگ موئیاں بھریا۔ آپکے مرسلہ ولایتی سرمہ کو ایک مدد غیبی و رحمت ایزدی سمجھتا ہوں کہ جس کی چندروزہ استعمال سے تمام شکایات رفع ہوگئیں اور دوبارہ ضیاء البصار نصیب ہوئی الحمدللہ والمنۃ! سچ بھی تو یہی ہے کہ انسان بے بصر کیلئے نہ کچھ عیش ہے نہ لطف زندگانی ہے۔ آنکھیں ایک افضل نعمت خداداد ہے جس سے دنیا آباد ہے اس نازک زمانہ میں جب حضرت انسان ضعف دماغ۔ کثرت مباشرت و مطالعہ باریک بینی استعمال مسکرات۔ شادی صغر سنی۔ روشنی لیمپ سے مختلف امراض چشم میں مبتلا ہے ایسی حالت میں ولایتی سرمہ بمنزلہ اکسیر نظیر ہے خاصکر **طلباء مدارس اور وکلاء** کیواسطے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے آپکے ولایتی سرمہ کی کیمیائی اثر سے ایک چترالی عورت جو عرصہ سے مرض آئی ٹس میں گرفتار تھی خاصی اچھی ہوگئی۔ بیشک اگر اس سرمہ کا استعمال صحت العین کیلئے بطور حفظ ماتقدم کیا جائے تو حضرت انسان مختلف امراض العین **سبل۔ رمد۔ خارش۔ غشا۔ جہر خفش۔ تخیلات۔ مائی اوپیا۔ کنجنکٹوائٹس کیریٹائیٹس** سے محفوظ رہ سکتا ہے سب سے بڑھکر خوبی یہ ہے کہ برفانی ممالک میں بھی سنو بلائنڈنس سے بچنے کیواسطے قیمتی عینک سے بڑھکر کام دیتا ہے قیمت بمقابلہ خواص بہت تھوڑی ہے *

تاج الدین مثلخواں عدالت جالندھر:- آپ کا مرسلہ ولایتی سرمہ میں نے اپنے ایک سن رسیدہ بزرگوار کو استعمال کرایا جن کو شبکوری تھی دس روز میں وہ عارضہ رفع ہوا۔ آپ کی ایجاد پر مرحبا۔ ناچیز نذرانہ مبلغ عہ قبول فرما کر ایک تولہ سرمہ اور بھیجدیں۔ ۲۵ جنوری ۱۸۹۷ء *

نامردی کی زندگی

ایسا لوان شرح جیسا جن گولیوں کی [illegible] نہیں

قیمت فی بکس ۶۰ گولی دو روپیہ

ہماری نروائن ٹانک پلز

دعوٰے کے ساتھ ایک عشرہ میں بحفظ احتیاط نقصان ہمبستری وغیرہ کو دفع کردیتی ہیں

ان گولیوں کے بڑے اجزا پولاڈ میا نامکس وامیکا اور ایکسٹراکٹ کوکا وغیرہ ہیں جنکو لنڈن کے مشہور و معروف دواساز ان مسٹرز برگائن بر یجر اینڈ کمپنی۔ مسٹرز ہیرنگ اینڈ کو۔ مسٹرز ہیولٹ اینڈ سن وغیرہ تیار کر کے بھیجتے ہیں۔ یہ وہ گولیاں ہیں جنکی اجزا کے فوائد و خواص کی نسبت مشہور اور فاضل ڈاکٹروں نے اپنی بڑی بڑی تصانیف میں غایت درجہ کی توصیف و ثنا فرمائی ہے۔ یورپ میں نامردی اور کمزوری کے دفعیہ کیواسطے ان سے بڑھکر کوئی دوا خیال نہیں کی جاتی یہ گولیاں قوت غریزی کو چمکاتی ہیں دل کو خاطر خواہ نشاط و تفریح پہنچاتی ہیں۔ غم و حزن بھولے سے بھی آنے نہیں پاتے ضعف اور خشکی دماغ کو سریع التاثیر ہیں: سدر۔ دوار۔ طنین۔ نسیان کو ملینۃ النفع ہیں۔ قوت حافظہ کو وہ تیزی دیتی ہیں کہ برسوں کی بھولی بسری باتیں یاد آجاتی ہیں **معدہ** کی شکایتیں رفع کردیتی ہیں۔ بدن کو تازہ اور خوش رونق بنادیتی ہیں بھوک اتنی بڑھ جاتی ہے۔ اور **ہاضمہ** میں وہ جودت آتی ہے کہ ادھر کھایا! ادھر ہضم۔ ثقیل ہو یا خفیف سب ہضم۔ دافع ریاح ہیں۔ جگر کی خرابیوں کی اصلاح ہیں۔ چند ہی دنوں میں رنگت یاقوت کی طرح دمکنے لگتی ہے گردہ اور مثانہ کے اکثر عوارض کے لئے مخصوص الفوائد ہیں **جریان۔ رقت۔ وذی۔ کثرت احتلام تقطیر۔ سلسل بول** کا نام تک رہنے نہیں دیتا **تولید۔ تغلیظ۔ تصلب عصب** میں بعدیل ہیں۔ اکثر تفتہ جان حظ شباب سے محروم اور لطف مباشرت سے محجوب رہجاتے۔ اور بوجہ شرمساری اور ناکامبرداری حسرت بھری آہیں بھرا کرتے ہیں۔ انکے لئے یہ بیشک اکسیر مایدہ جان اور قوت رواں ہیں باینہمہ فوائد ۶۰ گولیوں کی قیمت صرف دو روپیہ اور ۱۲۰ گولیاں چار روپیہ محصول بذمہ خریدار *

روغن طلا

ایام جوانی کی بے احتیاطیوں اور غلط کاریوں کے تمام نقصوں کا دافع اور رگ و پٹھوں کی کمزوری کو سریع النفع ہے۔ اس کی مالش سے دبلا تکلیف چھالوں اور دانوں کے، رگوں پٹھوں میں تندی آتی ہے نروائن ٹانک پلز کے ساتھ اس طلا کی مالش سے بہت جلد صحت ہوتی ہے *

قیمت فی شیشی دو روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ پرچہ ترکیب استعمال ہر دوا دویہ کے ہمراہ روانہ ہوگا۔ فرمایشوں کی تعمیل بطریق ویلیو پے ایبل ہوگی *

مندرجہ بالا ادویات محمد امام الدین منیجر وکٹوریہ میڈیکل ہال بازار امرتسر سے طلب کرو

مطبع روز بازار امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ کے اہتمام سے چھپا

خدا کے واسطے مظلوموں کی مدد کرو - ولایتی سرمہ خرید فرما کر اجر عظیم کے مستحق بنو! ولایتی سرمہ ایکروپیہ کا بھی بھیجا جائیگا تاکہ ہر امیر و غریب اس نیک کام مین شریک ہوکر داخل ثواب ہوسکے